اللہ نور السماوات والارض

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مشکوۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

مئی-جون2008ء

ہجرت-احسان ۱۳۸۷ ہجری شمسی

27 مئی 2008ء کو مقامِ ظہور قدرت ثانیہ پر بعد نماز فجر احباب جماعت اجتماعی دعا کرتے ہوئے

خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Excel سینٹر لندن سے خطاب فرماتے ہوئے

قادیان میں 27 مئی 2008ء کو جلوس سے قبل دار المسیح کے گیٹ پر اجتماعی دُعا کا ایک منظر

قادیان میں جلوس کا ایک منظر

جلوس کے اختتام کے بعد احباب جماعت قادیان مسجد نور میں جمع ہوئے اور اجتماعی دُعا کی

27 مئی 2008ء کو لوکل انجمن کی طرف سے منعقدہ جلسہ یوم خلافت میں
محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد خطاب کرتے ہوئے

27 مئی 2008ء کو مقام ظہور قدرت ثانیہ پر احباب جماعت و مہمانان کرام
حضور انور کا خطاب سنتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان　قادیان

جلد 27. ہجرت، احسان 1387 ہجری شمسی / مئی، جون 2008 شمارہ 5,6

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم　2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام　3
☆ از افاضات سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ　4
☆ اداریہ　5
☆ نظم　8
☆ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی مشابہت　9
☆ احترام خلافت اور حضرت مصلح موعودؓ　15
☆ سیرت طیبہ۔ اوصاف حمیدہ　21
☆ ایک مقدس راہنما　27
☆ احیاء موتی　30
☆ کوئز کمپیٹیشن برائے اطفال　33
☆ رسالہ الوصیت میں نظامِ وصیت اور نظامِ خلافت کا بیان ہے　35
☆ وصایا 17237 تا 17250　38
☆ ALHAJ HAKEEM NOOR-UD-DEEN Khalifatul Mashih I　48

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : محمد نور الدین ناصر
مجلس ادارت : سیّد کلیم احمد تیماپوری، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : سیّد اعجاز احمد
دفتری امور : راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر، مشتاق احمد خان
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 120 روپے　بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القُرآن

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O

(سورۃ النور: 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے ان کے دین کو جو اُس نے ان کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنَ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰه تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہیگا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہیگی جب تک اللہ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کردے گا۔ جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273 مشکوٰۃ بابُ الانذارِ وَالتَّحْذِیْر)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

’’تمھارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔اور اس کا آنا تمھارے لئے بہتر ہے۔کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘

’’میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے......خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔

یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

’......اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمھارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔اور تمھارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔کیونکہ تمھارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔اور اس کا آنا تمھارے لئے بہتر ہے۔کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمھارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمھارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمھاری نسبت وعدہ ہے۔جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔وہ سب کچھ تمھیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۰ رسالہ الوصیت صفحہ ۳۰۴-۳۰۶)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رہے۔''

''یہ قدرت ثانیہ یہ خلافت کا نظام اب ان شاء اللہ قائم رہتا ہے اور اس کا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیئیس سال تھی تو وہ تیئیس سالہ دور آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق تھا اور یہ دائمی دور بھی آپ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔قیامت کے وقت تک کیا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔لیکن یہ بتادوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رہے۔'' (خطبہ جمعہ ۲۷؍مئی ۲۰۰۵ء)

''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آؤ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔''

''ہمارا رب کتنا پیارا رب ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزماںؑ کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم موقعہ کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے۔اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والا ہے۔''

(خصوصی پیغام لندن ۱۱؍مئی ۲۰۰۳ء مطبوعہ بدر ۲۷/۲۰؍مئی ۲۰۰۵ء)

''اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانہ میں مسیح موعود اور مھدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے۔ایک نظام خلافت قائم ہے۔ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔

لیکن یادرکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں۔لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرہ ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 256 تا 267)

استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ (الفضل 30 مئی 2003ء)

اداریہ:

''ستائیس کو ایک واقعہ''

26 مئی 1908ء کا دن وہ دن ہے جس میں ہمارے آقا ومطاع سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا آپ علیہ السلام کی دوری اور فرقت کا احساس ہم اس وقت تو نہیں کر سکتے اگر چہ کہ اسکی کچھ نہ کچھ رمق دل میں ہے لیکن اس کا صحیح احساس وہی لوگ کر سکتے تھے جنکو بالمشافہ آپ علیہ السلام نے اپنے فیض سے فیضیاب کیا اور اپنی قربت کے شیریں جام پلائے۔اس احساس محرومی میں مخالفین کی طرف سے مزید صبر آزما کاروائیاں ہوئیں۔حضرت مرزا بشیر احمد ایم۔اے ان کاروائیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سے نصف گھنٹہ کے اندر اندر وہ لمبی اور فراخ سڑک جو ہمارے مکان کے سامنے تھی شہر کے بدمعاش اور کمینہ لوگوں سے بھر گئی۔اور ان لوگوں نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر خوشی کے گیت گائے اور مسرت کے ناچ ناچے اور شادمانی کے نعرے لگائے اور فرضی جنازے بنا بنا کر نمائشی ماتم کے جلوس نکالے۔ہماری غمزدہ آنکھوں نے ان نظاروں کو دیکھا اور ہمارے زخم خوردہ دل سینوں کے اندر خون ہو ہو کر رہ گئے۔مگر ہم نے ان کے اس ظلم پر صبر سے کام لیا اور اپنے سینوں کی آہوں تک کو دبا کے رکھا'' (سلسلہ احمدیہ)

مخالفین احمدیت 26 مئی کے اس المناک واقعہ پر خوش ہوئے۔صرف اس لئے کہ وہ اپنے زعم میں یہ سمجھ بیٹھے کہ احمدیت کا یہ کارواں اب تھم گیا ہے جب امام ہی نہیں ،رہا جب راہنما ہی نہیں رہا تو قافلہ کس راستہ پر چلے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مخالفین کی ان خوشیوں کو پامال کر دیا اور ایک اور واقعہ ظاہر فرمایا جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں دی تھی:

''ستائیس کو ایک واقعہ''

26 مئی کے واقعہ نے احمدی پروانوں کو خوف کی حالت میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے 27 مئی کو اپنی غالب تقدیر کے ذریعہ اپنے وعدہ کے مطابق ایک اور واقعہ ظاہر فرما دیا جس نے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔جس نے حزیں ومغموم دلوں کو مسرت اور شکر کے جذبات سے لبریز کر دیا اور ہر دل اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے شکر وامتنان کے جذبات کے ساتھ سربسجود ہو گیا۔اس طرح 27 مئی 1908ء کو وہ عظیم الشان تاریخی اور تاریخ ساز واقعہ رونما ہوا جسکا الہام الٰہی ''ستائیس کو ایک واقعہ'' میں ذکر تھا۔جس کے نتیجہ میں ایک بار پھر خدا تعالیٰ نے احمدیت کے دیوانوں محبت کے پروانوں کے لئے خلیفہ برحق کی صورت میں ایک وجود عطاء فرمایا جس سے بڑھکر مہربان اور شفیق وجود کوئی نہیں ہو سکتا۔ماں بھی نہیں۔صرف ایک واقعہ اسکی عکاسی کے لئے ذکر کروں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جن کے وجود میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر کو ظاہر فرمایا انہی کے زمانے کا واقعہ ہے۔چوہدری حاکم دین صاحب بورڈنگ کے ایک ملازم تھے ان کی بیوی پہلے بچے کی ولادت کے وقت بہت تکلیف میں تھیں۔کربناک حالت میں رات بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے پاس گئے اور اپنی بیوی کی تکلیف کا ذکر کیا۔حضور فوراً اٹھے ایک کھجور اٹھا کر اس پر دعا کی اور فرمایا یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں۔جب بچہ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دیں۔

چوہدری حاکم دین صاحب کہتے ہیں کہ میں واپس آیا بیوی کو کھجور کھلا دی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھوڑی دیر میں بچی کی ولادت ہوئی۔ رات بہت دیر ہو چکی تھی اس لئے اس وقت حضور کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور فجر کے وقت حضور کی خدمت میں اطلاع دی اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جو فرمایا اس کے ایک ایک حرف سے شفیق اور مہربان خلیفہ کی اس محبت اور شفقت کا اندازہ ہو جاتا ہے جو وہ اپنی جماعت کے لوگوں سے رکھتا ہے۔ یہ دلگداز الفاظ طبیعت میں رقت پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”میاں حاکم دین! تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی۔ اور پھر تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔ مجھے اطلاع کر دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تو ساری رات جاگتا رہا اور تمھاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا“۔

چوہدری حاکم دین صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا اور بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے ”کہاں چپڑاسی حاکم دین اور نورالدین اعظم“

(اصحاب احمد جلد 8 صفحہ 71,72)

یہ ہے وہ درد، محبت اور شفقت جو جماعت احمدیہ کا ہر خلیفہ جماعت کے ہر فرد کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا۔ تمھارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اسکو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جسکے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں“ (انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

الحمد للہ، فالحمد للہ ثم الحمد للہ کہ 27 مئی 1908ء کو ہونے والے اس عظیم الشان واقعہ کے ذریعہ افراد جماعت کو مہربان اور مشفق وجود ملنے شروع ہو گئے اور 27 مئی 2008 کو اس خلافت حقہ اسلامیہ کے سو سال پورے ہو گئے اور ان سو سالوں کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ”ستائیس مئی کو ایک واقعہ“ ایک ایسی زبردست اور مہتم بالشان پیشگوئی تھی جو ہر لمحہ اور ہر لحظہ حضرت مسیح موعود کی سچائی کے عظیم الشان ثبوت پیش کر رہی ہے ایسے وجودوں کی صورت میں جو آسمان سے منتخب ہو کر زمین کے ہر خطہ کو اور زمین میں بسنے والے ہر انسان کو اپنی محبت اور شفقت کے سمندروں سے متمتع کر رہے ہیں۔

ہمارے بھائی اس نعمت عظمیٰ سے محروم ستم ظریفی اور کسمپرسی کے دن گزار رہے ہیں۔ ہم انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہاں آؤ اور آسمانی نظام خلافت سے منسلک ہو جاؤ! وہاں تمہارا کون پوچھنے والا ہے؟ کس کو یہ فکر ہے کہ تم ننگے ہو یا ملبوس؟ کس کو یہ غم ہے کہ تم پیاسے ہو یا سیراب؟ کوئی ہے جو تمہارے یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کا غمخوار ہو؟ کوئی ہے جو تمہاری غربت اور افلاس کی وجہ سے غمزدہ ہو؟ کوئی ہے جو تمہاری جسمانی، علمی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کی فکر کرتا ہو؟ کون ہے جو تمہارے لئے اُس وقت دعائیں کرتا اور اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے جب کہ تم کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا؟ کون ہے جو تمہارے درد پر تڑپتا اور تمہارے دکھ پر بےچین ہو اٹھتا ہے؟

ایسا کوئی بھی تو نہیں۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسا وجود ہے اور پچھلے ایک سو سال سے ہم ایسے وجودوں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

اب بھی ہمارے پاس ایسا وجود موجود ہے جسکے دل میں ہمارے لئے محبت وشفقت اور رحمت ورأفت کے ایسے وسیع سمندر ہیں جنکے پانی میں کبھی کمی نہیں ہوتی۔ یہ پانی مقدس اشکوں کی صورت میں اسکی آنکھوں سے ہمارے لئے رواں ہوتا ہے۔ وہ دن رات ہمارے لئے تڑپتا اور بےچین رہتا ہے۔ باالفاظ پروفیسر ڈاکٹر GUATIERI جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے بعد کہے:

''احباب جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت اپنی جگہ لیکن میں اس یقین سے لوٹا ہوں کہ جماعت کا خلیفہ اپنی جماعت کے افراد کے ساتھ ان سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔''

پس اے مخالفین احمدیّت گزشتہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ تم نے مخالفت میں بڑا زور لگایا اور اس الٰہی شجر کو اُکھاڑنے کی کوشش کی لیکن تم ہر آن ناکام ونامراد رہے۔ اب بھی وقت ہے اس سے پہلے کہ بارگاہ ایزدی میں ''مغضوب علیہم'' قرار دئے جاؤ آؤ اور اس خلیفہ برحق کی بیعت کرو جس کے فیض سے ہم سو سال سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ مبارک صدیقی صاحب نے کیا خوب کہا ہے:

برکت ہے خلافت کی کہ اک ہاتھ پہ یارو — لاکھوں ہیں کروڑوں ہیں جو اک جان ہوئے ہیں
طوفان کی مرضی تھی کہ اُجڑ جائیں یہ لیکن — بوٹے جو لگائے تھے گلستان ہوئے ہیں
سب اُسکی عطاء اُسکی عطاء اُسکی عطاء ہے — گزرے ہوئے سو سال کہ تاریخ گواہ ہے

(عطاء المجیب لون)

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

''انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔''

(کلام امام الزمان)

صد سالہ خلافت جوبلی اور اس کا مختصر پس منظر

بحمداللہ کہ صد سالہ خلافت جوبلی آئی
ترانے حمد کے ہیں گا رہے سب احمدی بھائی

اُنیس سو آٹھ سن تھا اور مئی کا مہینہ تھا
خلافت احمدیت کا چلا جب یہ سفینہ تھا

بنے الحاج نور الدین خلیفۃ المسیح اوّل
قدرتِ ثانیہ کا ہو گیا آغازِ تسلسل

سَن 1914ء میں وصال اُن کا ہوا تھا جب
تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ چُنے گئے تب

خلیفۃ المسیح ثانی کا ہے جب سے ظہور آیا
لاہور پارٹی کے بھی دلوں میں ہے فتور آیا

وہ کہنے لگے انجمن خلیفہ سے بھی بالا ہے
خلیفہ صرف جماعت کو منظّم کرنے والا ہے

مسیح موعود بھی انجمن کے تابع اور مجدّد تھے
دلوں میں ان کی نبوّت کے بارے میں تردّد تھے

وہ سمجھے تھے کہ انجمن کا ہی سارا کام ہوتا ہے
خلیفہ کا برائے نام ہی بس نام ہوتا ہے

بغض تھے ان کے سینوں میں اور دل تھے کجی والے
بظاہر احمدی تھے وہ مگر اندر سے دل کالے

خلافت کا جماعت میں مقام ہوتا ہے جب اعلیٰ
تو انجمن خلافت پر کیونکر ہوگی پھر بالا

خلیفہ جب مسیح موعودؑ کا ہی جانشین ہوگا
تو پھر ہر فیصلہ اُس کا ہی بالا بالیقین ہوگا

آئندہ سارے چندے بھی میرے ہی نام پر آئیں
جماعتی کام جو ہوں گے اُن پر خرچ کئے جائیں

ٹھوکر کھا گئے تب یہ لاہوری بھائی ہمارے
خلیفہ کی نہ بیعت کی رفو چکر ہوئے سارے

تب وہ قادیان کو چھوڑ کر لاہور جا بیٹھے
اپنی عاقبت بُغض و حسد میں وہ گنوا بیٹھے

خزانہ کر گئے خالی لاہوری پارٹی والے
خدا نے احمدیت کے خزانے پھر سے بھر ڈالے

برکاتِ خلافت اور خلافت کی اطاعت پر
غروب ہوتا نہیں سورج مبشّر اس جماعت پر

(خاکسار محمود احمد مبشر درویش قادیان)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی مشابہت

(لطف الرحمٰن محمود) (قسط 1)

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو عہد حاضر کی اُن مذہبی اور روحانی شخصیات کی صفِ اوّل میں شُمار کیا جاتا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مہدیٔ آخر الزماں کی تائیدونصرت کے لئے تیار کیا اور اس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ ور ہونے کے لئے خاص استعدادوں اور صلاحیتوں سے متصّف فرمایا۔ مذہب اور الٰہیّات کی تاریخ میں ہمیں بعض ہستیوں کے درمیان غیر معمولی مناسبت اور مشابہت کی حیران کُن مثالیں ملتی ہیں۔ تو اُردو تطابق کے ان پہلوؤں کا موازنہ وتجزیہ نہ صرف یہ کہ روحانی ذوق کو سامانِ تسکین فراہم کرتا ہے بلکہ اہل ایمان کے لئے ازدیادِ یقین و معرفت کا بھی باعث بنتا ہے۔ ہمیں ایسی ہی مشابہت خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۂ اوّل کے وجود میں نظر آتی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں ایسی مشابہتوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ مطالعہ اور تحقیق کا ذوق رکھنے والے احباب اس مضمون کو آگے بڑھانے کے لئے اس میں نئے نکات کا اضافہ کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

1۔ نسلی اور خاندانی مشابہت: حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت مولانا نورالدین صاحب دونوں حضرات کا تعلق نسلاً مکہ معظّمہ کے مشہور خاندانِ قریش سے ہے۔ حضرت مولانا نورالدین، حضرت عمرؓ بن خطاب کی نسل سے ہیں آپ کے چونتیسوں جدّ امجد حضرت عبداللہ بن عمرؓ خود بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرّب صحابی اور عاشق صادق تھے۔ حضرت عمرؓ نے مختلف اوقات میں چھ نکاح کئے جن سے اولاد ہوئی۔ حضرت عبداللہ اور ان کی ہمشیرہ اُم المومنین حضرت حفصہؓ دونوں حضرت عمرؓ کی زوجہ اوّل زینب بنتِ مظعون کے بطن سے تھے۔ حضرت زینبؓ نے حالتِ اسلام میں انتقال فرمایا۔

حضرت ام المومنین حفصہ سے مروی ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رائے درج ہے۔

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ

(صحیح بخاری مترجم، حدیث نمبر 935 باب المناقب صفحہ 458 ناشر جہانگیر بک ڈپو، لاہور)

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے شجرہ ہائے نسب ایک عظیم قریشی سردار، کعب بن لوئی پر جا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرۂ نسب سے مل جاتے ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کی شخصیت بھی اسی شمعِ حرم کی ایک حسین کرن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عربی تصنیف ''حمامتہ البشریٰ'' میں مولانا حکیم نورالدین صاحب کا تعارف کراتے ہوئے تحریر فرمایا:

''القرشی قومًا والفاروقی نسباً''

(روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 180)

ضمناً عرض ہے کہ کعب بن لُوئی، مشہور حکمران کنسٹنٹائن، (The Great Constantine) کے ہمعصر تھے۔ کنسٹنٹائن نے مشرقی اور مغربی رومی سلطنت کو متحد کر کے قسطنطنیہ کو اپنا دارالحکومت بنایا تھا۔ یہی شہنشاہ ہے، جس نے 313ء میں عیسائیت کو اپنی مملکت کا سرکاری مذہب قرار دیا تھا۔ اس واقعہ کے تقریباً 300 سال بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشگوئی میں قسطنطنیہ کو فتح کرنے والے اسلامی لشکر کو جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام اور بعد میں آنے والوں نے کوششیں کیں مگر یہ سعادت 1453ء میں سلطان محمد فاتح کے لشکر کو حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا حضرت عمرؓ بن خطاب تک کا شجرہ نسب 28 مارچ 1912ء کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہوا۔ وہاں سے یہ شجرہ حضورؓ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل دونوں کتابوں ''مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین'' اور حیاتِ نور میں نقل کیا گیا ہے۔

2۔ قبولِ حق میں سبقت: اربابِ سیر نے لکھا ہے کہ خواتین میں ام المومنین حضرت خدیجہؓ بچوں میں حضرت علیؓ بن ابی طالب، اور آزاد مردوں

میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قبولِ اسلام کی توفیق ملی۔ اُس معاشرے میں دنیا کے دوسرے خطوں کی طرح، غلامی کا رواج بھی تھا۔ اس طبقہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ (جنہوں نے حضور کو چھوڑ کر اپنے بزرگانِ خاندان اور اعزہ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا) کو یہ سعادت ملی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس حوالے سے اصحابِ سیر اور ثقہ مؤرخین کی تحقیق کا نچوڑ ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے۔

''حضرت ابوبکرؓ مُسلّمہ طور پر مُقدّم اور سابق بالایمان تھے۔''

(سیرت خاتم النبیین صفحہ 121 ایڈیشن 2004ء)

حضرت ابوبکرؓ کے قبول اسلام کا یہ پہلو بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعویٰ نبوت کی کوئی دلیل طلب نہیں کی۔ شام کے سفر سے واپسی پر حضورؐ کے دعویٰ کی خبر سن کر جب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تائیدی دلائل دینے کیلئے تمہید باندھی لیکن حضرت ابوبکرؓ یہ جان کر کہ دعویٰ رسالت کیا گیا ہے، فوراً صدقِ دل سے ایمان لے آئے۔ یہی کیفیت ہمیں حضرت مولانا نورالدینؓ کے احوال میں نظر آتی ہے۔ حضرت مولانا خُداداد رُوحانی بصیرت سے جان گئے تھے کہ حضرت مرزا صاحب ہی موعود منتظر اور امام الزمان ہیں۔ چنانچہ عند الملاقات حضورؑ سے بیعت قبول کرنے کی درخواست کی مگر حضورؑ نے فرمایا کہ ابھی بیعت کا اذن نہیں۔ حضرت مولانا نے عرض کیا کہ جب بھی بیعت قبول کرنے کا اذن ہو تو سب سے پہلے اُن کی بیعت قبول کی جائے۔ کئی سعادت مندوں کے دلوں سے ہی آواز اُٹھ رہی تھی۔

ہم مریضوں کی ہے تُم ہی پہ نظر

تم مسیحا بنو خدا کے لئے

جب باذنِ الٰہی حضور نے 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت کا اہتمام فرمایا تو سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب نے بیعت کی۔ اُس دن 40 سابقون الاوّلون نے بیعت کی۔ حضورؑ نے ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ بیعت لی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اوّل المبائعین ہونے کا شرف حضرت مولانا نورالدین صاحب کو حاصل ہوا۔

ایک اور مماثلت ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اس فضیلت کا ذکر فرمایا ہے۔

اِنِّی قُلْتُ یَآاَیُّھَاالنَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔

فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقْتَ

(صحیح بخاری مترجم، جلد دوم باب التفسیر حدیث نمبر 1748 صفحہ 855)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت مولانا نورالدین صاحب کے حق میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں فرمایا:

''انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں......تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے۔ اٰمنّا و صدقنا فا کتبنا مَعَ الشّٰھدین.''(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 521)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح آپؓ کی رُوحانیت بھی دلائل و براہین کی محتاج نہ ہوئی۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے انہوں نے سنتے ہی اٰمنّا کہہ دیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 77)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وجود تبلیغ اسلام کے مثمر نتائج کے لحاظ سے بے حد مبارک اور نافع ثابت ہوا۔ آپؓ کی تبلیغ کے نتیجے میں متعدد اہم شخصیات کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ محمد حسین ہیکل نے خاص طور پر اُن پانچ اصحاب کا ذکر کیا ہے جنہیں بعد میں خود عظیم الشان خدمات سرانجام دینے کے مواقع ملے۔ یہ پانچوں حضرات عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔ یعنی حضرت عثمانؓ بن عفّان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ، اور حضرت زبیر بن العوامؓ۔ (حیاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 160)

اسی طرح حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی تبلیغ و تلقین سے بہت سی سعید رُوحوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی۔ یہ فہرست بہت طویل ہے۔ جس سے حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیرویؓ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ، حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ میاں نجم الدین صاحبؓ اور مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

3۔ راہِ حق میں عظیم الشان مالی خدمات: حضرت ابوبکرؓ مکہ معظّمہ کے ایک خوش حال اور متموّل تاجر تھے۔ قبول اسلام کے بعد آپ نے اپنے وسائل کو اسلام کی ترقی و استحکام کے لئے وقف کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا مال بے دریغ خرچ کیا۔ ابتدائی دور میں اسلام قبول کرنے والے غلاموں اور کنیزوں کو متکبر اور ظالم سردارانِ مکہ نے مظالم کا تختۂ مشق بنایا۔ بلالؓ، عامر بن فہیرہ، نذیرہ، نہدیہ، جاریہ بنی مؤمل وغیرہ کئی ناموں کا ذکر ملتا ہے جنہیں حضرت ابوبکرؓ نے آزاد کروایا۔ حضرت ابوبکرؓ کو مکی اور مدنی دونوں اَدوار میں گرانقدر مالی خدمات کے مواقع ملے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مدینہ کے انتظامات، مسجد نبوی کے لئے قطعہ زمین کی خریداری مختلف غزاوات کی تیاری اور دیگر تحریکوں میں بھر پور حصہ لیا۔ حتیٰ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَمَا نَفَعَنِیُ مالُ اَحُدٍ قَطُّ مَاتَفَعَنِیُ مَالُ اَبِیُ بَکُرٍ

(جامع ترمذی مترجم، جلد دوم، باب مناقب ابوبکر صدیقؓ صفحہ 742 پبلشر اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی، اڈیشن 1983ء)

یعنی مجھے کسی شخص کے مال سے ایسا فائدہ نہیں پہنچا جیسا کہ ابوبکرؓ کے مال سے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے سیرتِ صدیقی کے اس روشن پہلو سے بھی حصہ لیا۔ بیعت کے وقت آپ مہاراجۂ کشمیر کے شاہی طبیب تھے اور اس لحاظ سے آپ کی مالی حیثیت کافی مستحکم تھی۔ اگرچہ اُس عہد میں یہاں غلاموں اور کنیزوں کی خرید و فروخت کا وہ رواج نہ تھا جو بعثت نبوی کے وقت عرب و عجم اور یونان و روما میں مُروّج تھا۔ ہاں ایک اور صورت تھی۔ نومسلم طالب علموں کا طبقہ ناگفتہ بہہ حالت میں تھا۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب ایسے طالب علموں کی دیکھ بھال اور ان کے تعلیمی اخراجات پر فراخ دلی سے رقم خرچ کرتے۔ یہ اس لحاظ سے ایک مظلوم، بے کس اور مقہور طبقے کی دادرسی تھی۔ عبدالرحمٰن مہر سنگھ ایک ایسے ہی خوش قسمت نومسلم تھے۔ جنہیں بعد میں گرانقدر خدمات کی توفیق ملی۔ بلکہ اُن کی اولاد کو بھی دیارِ غیر میں جماعت احمدیہ کے طبّی اور تعلیمی اداروں میں خلقِ خدا کی خدمت کا موقعہ ملا۔ سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے لئے حضرت مولاناؓ نے عملاً اپنا سب کچھ وقف کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف ''فتح اسلام'' میں اُن کا ایک خط درج فرمایا۔ اس عریضۂ عقیدت کے مندرجات صدیقی فدائیت کی خوشبو سے مہک رہے ہیں۔

''میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرومرشد۔ میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔''

اس خط کے آخر میں عرض کرتے ہیں:

''مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار رہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو''

''فتح اسلام'' میں یہ خط جلی حروف میں درج کرنے کے بعد حضورؑ فرماتے ہیں:

''مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جانثاری جیسے اُن کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر اُن کے حال سے اُن کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اس راہ میں فدا کر دیں''

آئینہ کمالات اسلام کی درج ذیل عبارت حضرت ابوبکرؓ کے حق میں ترمذی کی حدیث سے ہم آہنگ ہے:

وَمَا نَفَعَنِیُ مَال اَحُدٍ کَمَا لَهُ الَّذِیُ آتاه لِوَجُهِ اللّٰهِ

وَیُؤْتِیُ مِنُ سِنِیْنَ (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 582)

مندرجہ بالا سطر ایک طویل اقتباس کا حصہ ہے جس کا مطلب ہیکہ مجھے کسی

شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دیا اور کئی سال سے دے رہا ہے۔

4۔ جہاد میں مخلصانہ شرکت: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے دو مختلف ادوار پر مشتمل مکّی اور مدنی زندگی، مسلسل جہاد کی کہانی سموئے ہوئے ہے۔ 13 سالہ مکّی عہد، مخالفت اور ظلم واستبداد کے مقابلے پر صبر اور استقامت کا دور تھا اور ابلاغِ حق کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کا جہاد بھی، پہلو بہ پہلو چل رہا تھا۔ اس میں ہجرت حبشہ کی شکل میں وطن اور اعزہ و اقارب کی محبت قربان کرنے کا مرحلہ بھی آیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے بھی عزم سفر کیا مگر ایک غیر مسلم مدّاح واپس لے آیا۔ مکّی دور میں حضرت ابو بکرؓ کو لسانی اور مالی جہاد میں بھرپور شرکت کے علاوہ حضورؐ کی خدمت، نصرت حفاظت کے حوالے سے گرانقدر خدمات کی توفیق ملی اور بعض انتہائی خطرناک حالات میں دفاع اور مداخلت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ مدنی دور میں کُفّارِ مکّہ نے حسد میں جل بھُن کر مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس تناظر میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو شمشیر بکف ہو کر مدافعت کی اجازت دی۔

(سورہ الحج آیات 40,41)

صحابہ کرامؓ نے اپنے آقا کے دوش بدوش دادِ شجاعت دی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضورؐ کے ہمراہ تمام معرکوں، بدر، اُحد، احزاب، بنی مصطلق، خیبر، فتح مکہ، حُنین اور تبوک وغیرہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور حضور اقدسؐ کے قریب تر رہے جن کی ذات ہی دشمن کے حملوں کا اصل ہدف ہوتی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں جب جنگ وجدل اور حرب و جزیہ کی جگہ جہاد کی دوسری شکلیں قائم ہو گئیں تو جہاد وقتال کے تقاضے اور پیمانے بدل گئے۔ جہاد بالسّیف کی جگہ جہاد کی دوسری شکل جہاد بالقلم نے لے لی۔ عیسائی منّاد اور آریہ پنڈت، اسلام، قرآن اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہریلا لٹریچر پھیلانے لگے۔ حضرت مسیح موعودؑ خود بھی شب و روز اس جہاد میں مصروف تھے اور آپ نے اپنے اخص رُفقاء کو بھی اسی میدانِ جنگ میں اُتارا۔ ان دنوں میں یہ ایک قسم کی روایت تھی کہ مبائعین روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے اپنے مُرشدوں سے کوئی مجاہدہ تجویز کرنے کی استدعا کرتے تھے۔ حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ نے حضرت اقدسؑ سے بھی اسی قسم کی درخواست کی۔ حضرت مولانا کی زبانی اس جہاد کی ابتدائی روائیداد سنئے۔

''میں جب حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی مریدی میں کیا مجاہدہ کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہ مجاہدہ بتاتا ہوں کہ آپ عیسائیوں کے مقابلہ میں ایک کتاب لکھیں۔ مجھ کو عیسائی مذہب سے واقفیت نہ تھی۔ ان کے اعتراضوں کی بھی خبر نہ تھی۔''

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ 166)

خدائے علیم وخبیر نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کو نہ صرف یہ کتاب بلکہ دشمنان اسلام کے اعتراضات کے ردّ میں کئی کتابیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس حوالے سے ملفوظات میں بعض معلومات درج ہیں:

''حضرت مولانا نے عیسائیت کے ردّ میں 'فصل الخطاب المقدمۃ اہل الکتاب' تحریر فرمائی (تعداد صفحات 428) یہ کتاب 2 جلدوں میں ہے اس کے بعد حضورؑ کے ارشاد پر آپ نے پنڈت لیکھرام اور دوسرے آریوں کے اعتراضات کے ردّ میں ''تصدیق براہین احمدیہ'' رقم فرمائی (صفحات 212) حضرت مولانا کا یہ قول بھی بڑا اہم ہے ''ان ہر دو مجاہدوں میں مجھے بڑے بڑے فائدے ہوئے۔'' (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 304)

عبد الغفور نامی ایک بدقسمت مسلمان نے مرتد ہو کر اپنا نام دھرم پال رکھ لیا۔ اس کے اعتراضات کا ردّ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے اپنی کتاب ''نور الدین'' میں تحریر فرمایا (تعداد صفحات 256)

غرض ان دونوں حضرات کو اپنے اپنے رنگ میں جہاد کی توفیق ملی۔ حضرت ابو بکرؓ کو فولاد کی شمشیر کے ساتھ اور مولانا نور الدین صاحب کو قلم کی تلوار کے

ساتھ ؎

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

5۔ سفر وحضر میں آقا کی معیّت ومشایعت: کسی بھی نبی، رسول اور مامور کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا اور سفر وحضر سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور اُس کے ساتھ حرکت وسکون کرنے والے رفقاء بھی برکات وحسنات سے حصہ پاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے قبل تجارتی اغراض ومقاصد کیلئے سفر کئے مگر ہم یہاں بعثت کے بعد سفروں کی بات کر رہے ہیں۔ مثلاً

☆۔ وہ سفر جو حضورؐ نے دفاعی جہاد کیلئے اختیار فرمائے (بدر، احد، خیبر، حنین، تبوک وغیرہ)

☆۔ وہ سفر جو حج وعمرہ وغیرہ عبادات کے لئے کئے (حدیبیہ، عمرہ اور حجۃ الوداع)

☆۔ وہ سفر جو تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے کئے گئے۔ (سفرِ طائف)

☆۔ وہ سفر بھی خاص اہمیت کے حامل ہیں جن پر حضورؐ نے کسی صحابیؓ کو خاص فرائض کی سرانجام دہی کیلئے روانہ فرمایا۔

یہ سفر بنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

(i) وہ سفر جن میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔

(ii)۔ وہ سفر جن میں حضور خود تو شریک سفر نہ تھے مگر کسی رفیق یا صحابی نے حضورؐ کے حکم کی تعمیل میں وہ سفر کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دونوں قسم کے سفر کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ البتہ ایک آدھ سفر ایسا بھی ہے جس میں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ جاسکے۔ بعینہٖ ہمیں یہی کیفیت حضرت مولانا نورالدینؓ کے احوال میں نظر آتی ہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سفر کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعض ایسے سفر بھی ہیں جو انہوں نے حضورؑ کے ارشاد کی تعمیل میں کئے اور چند ایک سفر ایسے بھی ہیں جن میں وہ حضورؑ کے ساتھ شریک سفر نہ ہوسکے۔ ہم مثالیں دے کر اس مشابہت کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: تمام غزاوات میں حضرت ابوبکرؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں شمولیت کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ حدیبیہ، اگلے سال عمرہ اور پھر حجۃ الوداع کے سفر میں بھی حضورؐ کے ساتھ تھے۔ صلح حدیبیہ پر منتج ہونے والا سفر، دراصل عمرہ کیلئے اختیار کیا گیا تھا مگر کُفّارِ مکّہ اس کی تکمیل میں مزاحم ہوئے۔ سفرِ طائف حضرت رسالت مآبؐ کا ایک اہم تبلیغی سفر تھا جس میں حضرت ابوبکرؓ ساتھ نہیں تھے۔ یہ شرف حضرت زید بن حارثہ کو حاصل ہوا۔ ہجرت مدینہ کا تاریخی سفر تو وہ سفر ہے جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام کی تاریخ کو بدل ڈالا بلکہ ہجرت تقویم کا آغاز اسی سفر سے وابستہ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اس سفر کے رفیق تھے۔ 9 ہجری میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر الحج بنا کر مکّہ بھجوایا۔ اسی موقعہ پر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو سورہ توبہ کی ابتدائی 40 آیات بطور ''اعلان برأت'' پڑھنے کا حکم دیا۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ: حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی اہم سفروں میں رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ 1892ء میں عیسائیوں کے ساتھ 15 دن تک امرتسر میں مذہبی مباحثہ ہوا جو بعد میں ''جنگ مقدس'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ حضرت مولانا اس سفر میں حضورؑ کے ہمراہ تھے۔ 30 ستمبر 1895 حضور دس صحابہ کے ہمراہ ڈیرہ بابا نانک جا کر گورو بابا نانک صاحب کا چولہ دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا نورالدینؓ بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔ 1897ء میں گورداسپور اور ملتان کے سفر، جنوری 1899 میں پٹھانکوٹ اور دھاریوال، جنوری 1901 گورداسپور کا سفر (مقدمہ دیوار) اکتوبر نومبر 1904ء سفر سیالکوٹ، نومبر 1905 سفر لدھیانہ ان تمام سفروں میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو حضورؑ کی معیّت کا شرف حاصل ہوا۔

مندرجہ ذیل سفر حضرت مولانا نے حضورؑ کے حکم پر اختیار کئے اور مفوضہ فرائض

کی سرانجام دہی کے بعد واپس تشریف لائے۔

نومبر 1898ء، سفر مالیر کوٹلہ اگست 1894 بہاولپور 1896ء

2 تا 5 دسمبر 1907ء لاہور (مذہب کانفرنس میں شمولیت کیلئے)

بعض ایسے سفر بھی تھے جن میں حضرت مولانا حضرت مسیح موعودؑ کے ہمراہ نہ جا سکے۔ مگر حضورؑ کا حکم موصول ہونے پر بلا تاخیر حاضر خدمت ہو گئے۔ اکتوبر 1905 دہلی کا سفر یہ وہ سفر ہے جس کیلئے تار موصول ہوتے ہی حضرت مولانا اسی وقت مطب سے اُٹھ کر اسی حالت میں دہلی کیلئے روانہ ہو گئے کہ جیب میں کرایہ کی رقم بھی نہ تھی! حضورؑ کی زندگی کا آخری سفر لاہور 27 اپریل 1908ء جلد بعد حضورؑ کے حکم پر لاہور تشریف لے آئے۔

6۔ خلافتِ اُولیٰ کا شرف: غالباً یہ شرف ان دونوں حضرات کی سب سے بڑی اور اہم مشابہت ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کو صحابہ کرام سب سے ممتاز خادمِ اسلام اور محبِ رسولؐ سمجھتے تھے مگر حضرت ان مناقب و فضائل کے باوجود انتہائی منکسر المزاج تھے اور خود کو منصب خلافت کا اہل نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچ کر جہاں انصارِ امرِ خلافت کا فیصلہ کرنے کیلئے جمع تھے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح کا نام بیعت کے لئے پیش کیا مگر ان دونوں بزرگوں نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ تھام کر بیعت پر اصرار کیا۔ باقی لوگ بھی بیعت کیلئے ٹوٹ پڑے۔ اگلے روز بیعتِ عامہ ہوئی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ انور کی تدفین سے قبل سب کا آپ کی خلافت پر اتفاق ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشکلات پر قابو پانے اور تمام فتنوں کا سدِّ باب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح اوّل المبائعین کو اسلام کو مستحکم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہی سینار یو ہمیں حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آپ کو علم و فضل، تقویٰ و طہارت، اطاعتِ مسیح موعودؑ اور خدمتِ سلسلہ کی وجہ سے جماعت کا برگزیدہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کی طرح آپ بھی اس بوجھ کو اُٹھانے کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے تھے۔ سلسلہ عالیہ کے ایک عظیم عالم، حضرت سیّد محمد احسن صاحب امروہی نے جنہیں حضرت اقدس علیہ السلام نے حدیث میں مذکور دو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ قرار دیا تھا، حضرت مسیح موعودؑ کی خدمات کے بعد حضرت مولانا سے وفورِ جذبات میں عرض کیا۔ ''اَنْتَ صِدِّیْقِی'' یعنی مجھے آپ پر حضرت ابوبکرؓ کی طرح ذمہ داریوں کا بوجھ پڑتا نظر آتا ہے مگر حضرت مولانا نے انہیں خاموش رہنے کی تلقین کی۔

(حیاتِ نور مصنفہ عبدالقادر سوداگرمل صفحہ 327,328)

قادیان میں جماعت کے نمائندگان نے زبانی التجا کے علاوہ تحریری درخواست بھی پیش کی مگر آپؓ نے منصبِ خلافت کے لئے صاحبزادہ مرزا محمود احمد، حضرت میر ناصر نواب صاحب، حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت مولوی محمد احسن صاحب، اور دوسرے مخلص خدام سلسلہ کے نام پیش کئے مگر جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تدفین سے قبل رسالہ الوصیت میں مندرج پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کی برکت سے متحد اور یک جان ہو گئی۔ یہاں بھی اوّل المبائعین کو یہ شرف حاصل ہوا۔ (جاری.......)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

احترام خلافت اور حضرت مصلح الموعودؓ

(محمد کلیم خان مبلغ انچارج بنگلور، کرناٹک)

ترتیب کے لحاظ سے منصب نبوت کے بعد منصب خلافت آتا ہے۔ ان ہردو مناصب پر فائز بزرگان (انبیاء علیھم السلام وخلفاء کرام) کا مقام ''امام'' کا ہوتا ہے تو دوسروں کا مقام اِن کے مقابل پر ماموم کا ہوا تا ہے۔ یہ محترم مناصب چونکہ خدا داد ہوتے ہیں اس لئے ان کا واجبی احترام لازمی ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہیکہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO (سورۃ النور 24 آیت 63)

سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اہم اجتماعی معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اٹھ کر نہ جائیں۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھ سے اجازت لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طالب کرتا رہ۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

''مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور تشریف لے گئے جب آپ نے واپس قادیان آنے کا ارادہ فرمایا تو چونکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ابھی وہاں کچھ دن اور ٹھہرنا تھا۔ اس لئے آپ نے مجھے لاہور میں ہی ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم اُن کے ساتھ آجانا جب میں آیا اور آپ کے پاس آکر میں نے السلام علیکم کہا تو میرے سلام کا جواب دینے سے بھی پہلے آپ نے فرمایا۔ میاں تمہیں معلوم ھیکہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ جتنے بھی آدمی تھے وہ سارے ہمیں بٹالہ چھوڑ کر آگئے۔ اس سے ظاہر ھیکہ ان لوگوں نے امر جامع کے متعلق جو قرآن حکیم تھا اس پر عمل نہ کیا۔ خلیفہ وقت کا وجود تو ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اثر سارے عالمِ اسلام پر پڑتا ہے اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے تو اس کا اثر سب جماعت پر پڑے گا۔ اس لئے اس بارہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو اس سختی کے ساتھ اس پر عمل کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑی دیر کیلئے بھی ادھر اُدھر ہونا اُن کیلئے ناقابلِ برداشت ہو جاتا تھا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم 4/6 صفحہ 407)

اطاعت اطاعت اور صرف اطاعت ہی نہیں بلکہ حسب موقعہ ومحل اِن کیلئے خدمات بھی پیش کرنی ہیں۔ اور یہی ماموم (مبلغین) کی سعادت مندی ہے۔ اور اسی میں برکتیں بھی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی (1889ء تا 1965ء) میں ایک دور ماموم کا آیا اور دوسرا دور امام کا پہلا دور یعنی ماموم کی حیثیت سے دو اماموں کے سامنے آیا یعنی (1889ء تا 1908ء) کا دور حضرت امام

Shop: 0497 2712433 : 0497 2711433 Mob. : 9847146526

JUMBO BOOKS

(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)

FORT ROAD KANNUR - 670 001. KERALA INDIA

مہدی و مسیح موعود نبی اللہ علیہ السلام کے سامنے اور اگلا دور (1908ء تا 1914ء) خلیفہ راشد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا۔ فی الوقت آپکی زندگی کے پہلے دور کے دوسرے حصّہ سے متعلق آپکی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو آپؓ کے اندر احترامِ خلافت کا جذبہ کا قابلِ تقلید نمونہ ہمیں نظر آتا ہے۔ آپکی اس سیرت کا مطالعہ اور اس سے استفادہ کرنا۔ اس لئے بھی ضروری ہے کہ بعد میں آپکو بھی خداداد منصبِ خلافت ملنی تھی۔ اس لئے آپ کا یہ عمل قابلِ تقلید سُنت بھی بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی علیہ وسلام کی حدیث ہے۔

عَلَیْکُمْ بِسُنّتِیْ وَسُنَّۃُ الخلفاء الراشدین المھدمیّین.

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 126)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات (26 مئی 1908ء) کے بعد اللہ تعالیٰ نے صدیق ثانی حضرت مولانا حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو منصب خلافتِ راشدہ پر فائز فرمایا۔ تو آپ کے سامنے ساری جماعت ماموم کی طرح تھی اور کل جماعت نے شرح صدر کے ساتھ آپؓ کے دستِ مبارک پر بالاتفاق بیعت کر لی اور ان خوش نصیبوں میں سب سے پیش پیش حضرت مرزا محمودؓ تھے۔ خدا تعالیٰ کے عارف بندوں کو بیعت کی حقیقت اور احترام خلافت (امر جامع) کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کیلئے کوئی مسئلہ کہیں نظر نہیں آتا۔ مگر دوسروں کیلئے کئی چور دروازے نظر آنے لگتے ہیں اور یہی لوگ اِباء۔ اِستکبار اور فرار کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اس خلافت کے قیام کے چند ایام میں نے ایسے عناصر یہ شوشہ چھوڑا کہ خلافتِ کے اختیارات کو محدود کیا جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان ھیکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو ابھی پندرہ دِن بھی نہ گزرے تھے کہ خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) نے مولوی علی صاحب کی موجودگی میں مجھ سے سوال کیا کہ میاں صاحب! آپ کا خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں نے کہا کہ اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا۔ جب کہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جب کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی۔ اور اس تقریر کو سُنکر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیارات مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے؟ میرے اس جواب کو سُنکر خواجہ صاحب بات کا رُخ بدل گئے اور کہا بات تو ٹھیک ہے میں نے یوں ہی علمی طور پر دریافت کی تھی اور ترکوں کی خلافت کا حوالہ دیکر کہا کہ چونکہ آج کل لوگوں میں اس کے متعلق بحث شروع ہے۔ اس لئے میں نے بھی آپ سے اس کا ذکر کر دیا۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ آپ کی کیا رائے ہے اور اس پر ہماری گفتگو ختم ہوگئی۔ اس سے بحر حال مجھ پر اُن کا عندیہ ظاہر ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ اِن لوگوں کے دلوں میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا کوئی ادب اور احترام نہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح خلافت کے اس طریق کو مٹا دیں جو ہمارے سلسلہ میں جاری ہوا ہے۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 186)

صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ وقت کے سامنے اپنے آپکو غلام شمار کیا۔ کامل اطاعت کا اقرار کیا۔ مگر آپؓ کے مدِّ مقابل خلافت کا عدم احترام کرنے والوں نے ایک اور شوشہ چھوڑا کہ خلیفہ اور انجمن کے اختیارات کیسے ہوں یعنی کوشش یہ تھی کہ لوگوں کے دِلوں سے خلافت کا احترام مٹایا جائے۔ یا کم از کم انجمن کو خلیفہ پر حاکم کی حیثیت دی جائے۔ اس سلسلہ میں وضاحت کے لئے خود خلیفہ راشد حضرت خلیفہ اوّل رضی الہ عنہ کے پاس ایسے سوالات پہنچے۔ تو آپؓ نے اِن سوالات کے کئی نقول کر کے سرکردہ لوگوں سے جواب طلبی کی اور حضرت میاں محمود احمدؓ کو بھی دریافت فرمایا۔ اوروں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق کچھ احترام خلافت اور کچھ عدم احترام خلافت کے بارہ میں لکھا۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایسے اہم معاملہ میں جواب سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور اُسی سے رہنمائی چاہی اور آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپکی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی۔

قُلْ مَا یَعبؤ بِکُمْ رَبِّی لَولَا دُعَاءُ کُمْ

اس آیت سے یہ تفہیم ہوئی کہ جو لوگ خلافت احمدیہ کے ہیں اُن کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے کہہ دو کہ یورپ کی تقلید میں کامیابی اور فلاح نہیں۔ یہ دینی

سلسلہ ہے اس لئے جس طرح خدا کے نبیوں کے خلیفے ہوتے رہے ہیں۔ اُسی طرح یہاں بھی خلافت ہی ہوگی۔ لیکن اگر وہ باز نہیں آئیں گے۔ تو خدا کو اُن کی کوئی پرواہ نہیں۔ کامیابی اسی میں ہے کہ وہ خدا کے حضور گر جائیں اور زاری کریں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا کا عذاب موجود ہے۔ غرض اس طرح سے جب خدا نے آپ پر حقیقت واضح کر دی تو آپ نے اپنی رائے لکھ کر بھیج دی کہ خلیفہ انجمن پر حاکم ہے نہ کہ انجمن خلیفہ پر۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 192)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خلافت سے اِس قدر والہانہ محبت و احترام کو دیکھ کر اس راستہ سے مایوس ہونے کے بعد ان کو خلافت کی پیشکش کر دی۔ ایسے وقت میں بھی آپ کی سیرت سامنے آجاتی ہے کہ کس قدر احترام آپ کے دل میں خلیفہ وقت اور خلافت کا ہے۔ واقعہ آپؓ کے الفاظ میں یوں ہوا۔

1910ء کے آخری مہینوں کا واقعہ ہے کہ

دو پہر کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب میرے پاس آئے کہ ایک مشورہ کرنا ہے آپ ذرا مولوی محمد علی صاحب کے مکان پر تشریف لے چلیں۔ میرے نانا صاحب میر ناصر نواب صاحب کو بھی وہاں بُلوایا گیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو مولوی محمد علی صاحب خواجہ صاحب مولوی صدر الدین صاحب اور ایک یا دو آدمی وہاں پہلے سے موجود تھے۔ خواجہ صاحب نے ذکر شروع کیا کہ آپکو اس لئے بلوایا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت بہت بیمار ہے۔ پس اس وقت دو پہر کو جو آپکو تکلیف دی ہے تو اس سے ہماری غرض یہ ہیکہ کوئی ایسی بات طے ہو جاوے کہ فتنہ نہ ہو۔ اور ہم لوگ آپکو یقین دلاتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو خلافت کی خواہش نہیں ہے۔ کم سے کم میں اپنی ذات کی نسبت تو کہہ سکتا ہوں کہ مجھے خلافت کی خواہش نہیں اور مولوی محمد علی صاحب بھی آپکو یہی یقین دلاتے ہیں اس پر مولوی محمد علی صاحب بولے کہ مجھے بھی ہرگز خواہش نہیں۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے کہا کہ ہم بھی آپ کے سوا خلافت کے قابل کسی کو نہیں دیکھتے اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن آپ ایک بات کریں کہ خلافت کا فیصلہ اس وقت تک نہ ہونے دیں۔ جب تک ہم لاہور سے نہ آجاویں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص جلد بازی کرے اور پیچھے فساد ہو۔ ہمارا انتظار ضرور کر لیا جاوے۔

میر صاحب نے انکو یہ جواب دیا کہ ہاں جماعت میں فساد مٹانے کیلئے کوئی تجویز ضرور ہونی چاہئے۔ مگر میں نے اُس وقت کی ذمہ داری کو محسوس کر لیا اور صحابہؓ کا طریق میری نظروں کے سامنے آگیا کہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے کے متعلق تجویز خواہ وہ اس کی وفات کے بعد کیلئے ہی کیوں نہ ہو ناجائز ہے۔ پس میں نے اُن کو یہ جواب دیا کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں اس کے جانشین کے متعلق تعیّن کر دینی اور فیصلہ کر دینا کہ اس کے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو گناہ ہے۔ میں تو اس امر میں کلام کرنے کو ہی گناہ سمجھتا ہوں۔" (آئینہ صداقت صفحہ 146 تا 147 طبع اوّل)

اس سے ایک طرف ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو جاتا ہے جو خلافت کا احترام نہیں کرتے۔ دوسری طرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا حال بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کے دل میں کس قدر منصبِ خلافت کا احترام تھا۔ پھر خلیفہ وقت سے بھی آپکی یگانگت جو تھی وہ بھی ظاہر و باہر تھی۔ اس لئے آپ کے حاسدوں نے ایسی چال چلنا چاہا۔ جس سے خلیفہ وقت کی نظروں سے

Love for All, Hatred for None
Subaida Timbers
Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture
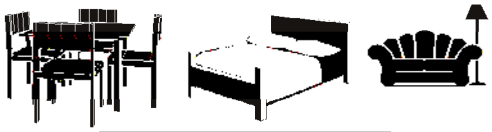
Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو گرایا جاسکے۔ چونکہ نظامِ جماعت جو نظام خلافت کے تابع ہوتا ہے اس تعلق سے خلیفہ وقت کا فیصلہ آخری Authority ہوتی ہے۔ اس لئے ایک موقعہ ایسا آیا۔ جس میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فیصلہ کر چکے تھے۔ چنانچہ صدر انجمن کی ایک جائیداد کو جب بیچنے کا وقت آیا تو بلالحاظ قیمت بازار اُسے کسی قدر کم قیمت اور رعائیت پر اس کے سابق مالک کو ہی بیچنے کا فیصلہ حضرت خلیفہ اوّل (رضی اللہ عنہ) نے کر دیا تھا اس پر انجمن کے بعض کارندوں نے بُرا منایا۔ واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ معاملہ اجلاس میں پیش ہوا۔ ڈاکٹر سیّد محمد حُسین شاہ صاحب نے کہا کہ ہم لوگ خدا کے حضور جوابدہ ہیں اور ٹرسٹی ہیں اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے پوچھا ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب حضرت خلیفہ اوّل فرماتے ہیں کہ اس شخص کو رعائیت کریں تو ہمیں بھی اس کی رعائیت کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر کہا کہ حضرت نے تو اجازت دے دی ہے۔ جب خط سنایا گیا تو آپکو اس سے صاف ناراضگی کے آثار معلوم ہوئے۔ اور آپ نے کہا کہ یہ خط تو ناراضگی پر دلالت کرتا ہے نہ کہ اجازت پر۔ اس پر ڈاکٹر صاحب ایک لمبی تقریر کی جس میں خشیۃ اللہ اور تقویٰ اللہ کی آپکو تاکید کرتے رہے۔ آپ نے بار بار یہی جواب دیا کہ آپ جو چاہئیں کریں میرے نزدیک تو یہی تو یہی رائے درست ہے۔ چونکہ باقی سارے ممبر اُن کے ہمنوا تھے۔ اس لئے کثرت رائے سے اپنی منشاء کے مطابق فیصلہ کیا۔ جس کے مختصر الفاظ یہ تھے درخواست سید زمان شاہ صاحب برائے توسیع میعاد نا منظور ہے۔ پندرہ یوم کی میعاد ان کو دی گئی تھی اُنہوں نے حسبِ منشاء فیصلہ انجمن روپیہ دیکر رجسٹری نہیں کرائی۔ سیّد زماں شاہ کا روپیہ واپس دیا جائے۔ ازاں بعد ممبران انجمن حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خدمت میں پہنچے اور بتایا کہ یہ فیصلہ سب کے مشورہ سے ہوا ہے اور صاحبزادہ صاحب بھی اس میں موجود تھے حضرت خلیفہ اوّل نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو طلب فرمایا آپ تشریف لے گئے حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کیوں میاں ہمارے حکموں کی اس طرح خلاف ورزی کی جاتی ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ میں نے تو صاف کہہ دیا کہ اس امر میں حضرت خلیفۃ المسیح کی مرضی نہیں۔ اِسلئے اس طرح نہیں کرنا چاہئیے اور آپ کی تحریک سے اجازت نہیں بلکہ ناراضگی ٹپکتی ہے۔ یہ سُنکر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ممبران انجمن سے فرمایا کہ دیکھو تم اس کو بچہ کہا کرتے ہو۔ یہ بچہ میرے خط کو سمجھ گیا۔ اور تم لوگ اسکو سمجھ نہ سکے۔ پھر بہت کچھ تنبیہ کی اور فرمایا اطاعت میں ہی برکت ہے۔ اپنا رویہ بدلو ورنہ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہو جاؤ گے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوئم جدید مطبوعہ قادیان 2007 صفحہ 267)

خلافت کے حکموں کی اطاعت کے معاملہ میں آپکی سیرت واضح ہے اور آپ کے حاسِدوں کی کوشش کہ خلیفہ وقت سے بدظّن کروایا جائے۔ آپ کے دل میں خلیفہ کا احترام جو تھا اس کا تقاضا یہ بھی تھا کہ آپ اپنے آقا (خلیفہ وقت) سے فیض یاب ہوئے۔ چنانچہ اس معاملہ میں بھی آپکی سیّرت نمایاں تھی۔ اس دور (1908ء تا 1914ء) میں آپ اکثر اوقات خلیفہ وقت کی صحبت میں ہی گزارتے۔ آپکی باتیں سنتے۔ چنانچہ آپ نے بعد میں خلیفہ وقت سے (حضرت خلیفہ اوّلؓ کے دربار سے) سُنی ہوئی باتیں اور ہدایات کو بیان فرمایا ہے اور وہ اس قدر طویل ہیں کہ (یعنی حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے درباری باتیں) اگر جمع کی جائیں تو ایک مستقل ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ فی الحال کثرت صحبت کے تعلق سے وابستہ دو واقعات بشارت کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

اوّل: ایک دفعہ جبکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ گھوڑے سے گر گئے تھے۔ سیّدنا محمود آپ کے پاس بیٹھے دُعا کر رہے تھے اور آپ تکلیف سے کراہ رہے تھے کہ کئی بار پیغام آیا کہ میاں ناصر احمد صاحب تشویشناک طور پر بیمار ہیں حضرت سیّدنا (حضرت مصلح موعودؓ) حضرت خلیفہ اوّل کی بیماری کے باعث یہ سُنکر خاموش ہوگئے۔ مگر حضرت خلیفہ اوّل اس وقت ہوش میں تھے آپؓ نے یہ بات سُن لی۔ آپ نے سیّدنا محمود کی طرف اپنا رُخ مبارک کیا اور کسی قدر ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا۔ ''میاں تم گئے نہیں'' اور پھر کہا کہ تم جانتے ہو کس کی بیماری کی اطلاع آدمی دے کر گیا ہے۔ وہ تمہارا بیٹا ہی نہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا بھی ہے۔ اِس پر سیدنا محمودؓ کو بادلِ ناخواستہ اُٹھنا پڑا۔''

(تاریخ احمدیت جلد سوئم جدید صفحہ 570 حالات واقعات خلافت اوّل)
اس سے معلوم ہوتا ہیکہ آپکی قابل رشک ضِد تھی جو خلیفہ وقت کی صحبت کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتی اور اس صحبت کے مقابل پر اپنے بیٹے کی تشویشناک علالت کو مؤخر کر دیا۔ اور اُس وقت اُسے چھوڑا جب اَلْاَمْــرُ فَوْقَ الْاَدَب کا موقعہ آیا۔ یعنی خود خلیفہ وقت کی بھی شفقت ایسی تھی کہ اپنے اس فرمانبردار ماموم کو ہلکے پن سے جُدا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ ایسے کئی واقعات خلیفہ وقت کے دربار میں آئے کہ بعض لوگ اس دربار میں خواہ مخواہ ایسی حد تک بیٹھے رہتے کہ خلیفہ وقت کو تخلیہ کی ضرورت ہوتی تھی اور آپ کو کہنا پڑتا تھا کہ دوست اب جاسکتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

’’آپ (حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) جب کبھی زیادہ بیمار ہوتے تو فرماتے دوست تشریف لے جائیں اس پر ایک تہائی لوگ چلے جاتے اور باقی بیٹھے رہتے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ پھر فرماتے دوست تشریف لے جائیں اس پر ایک تہائی اور چلے جاتے جیسا آپ دیکھتے اب بھی بعض لوگ بیٹھے ہیں تو پھر آپ فرمایا کرتے اب نمبردار بھی (کبھی فرماتے اب چودھری بھی) چلے جائیں مطلب یہ کہ ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم مخاطب نہیں وہ گویا اپنے آپکو نمبردار (یا چودھری) قرار دیتے ہیں ہیں مجھے اس نظارہ کو دیکھنے کا اس طرح موقعہ مل جاتا کہ جب آپ فرماتے دوست اُٹھ کر چلے جائیں اور میں بھی اُٹھتا تو آپؓ فرماتے آپ بیٹھے رہیں میرا مطلب آپ سے نہیں اس لئے مجھے کئی دفعہ آپ سے یہ فقرہ سُننے کا موقعہ مل گیا۔‘‘

(رسالہ ملک میں فتنہ وفساد کی روح کو کچلنے کی ضرورت صفحہ 15 بحوالہ الفضل 7 جولائی 1932ء خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 1956 بحوالہ بدر جلسہ سالانہ نمبر صفحہ 12)

خلیفہ وقت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے دِل میں جو احترام تھا وہ آپ کے مذکورہ بالا حالات و واقعات سے ظاہر ہوتا ہے علاوہ ازیں آپ کے کردار میں یہ عمل بھی شامل تھا چنانچہ یہ احترام خلافت ہی تھا کہ آپ جو بھی اہم کام کرتے وہ خلیفہ وقت کی اجازت سے کرتے چنانچہ خدمتِ دین کیلئے دُعاؤں کے ساتھ ایک تنظیم مجلس انصار اللہ جو آپ نے قائم کی تو حضور کی اجازت لیکر ہی قائم کی۔ پھر لندن مشن کے لئے چندہ خود اکٹھا کیا مگر لندن مشن پر جانے والے (حضرت چودھری فتح محمد سیالؓ کو براہِ راست اخراجات سفر نہیں دیئے بلکہ خلیفہ وقت کی خدمت میں اسے پیش کر کے اُن ہی کے ذریعہ یہ رقم دینے کی استدعا کی۔ یہ بھی احترام خلافت کے تقاضا کے طور پر کیا جو بھی کتاب وغیرہ لکھتے اُسے اشاعت سے قبل خلیفہ وقت کے علم میں لاکر آپکی اصلاح اور اجازت لیکر ہی شائع فرماتے اور خلیفہ وقت کے خلاف اُٹھنے والی ہر آواز کا دِفاع کرتے۔ چنانچہ آپ نے انجمن انصار اللہ کی جانب سے رسالہ ’’خلافت احمدیہ‘‘ 23 مارچ 1913ء کو شائع فرمایا۔ اس رسالہ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

’’خلافت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ وہی باتیں ہیں جن کا مفصل جواب خلافت احمدیہ میں حضرت خلیفہ اوّل کے ماتحت انجمن انصار اللہ نے دیا تھا......جس کا خود خلیفہ اوّل نے حکم دِیا اسے دیکھا اصلاح فرمائی اجازت دی۔‘‘

(القول الفضل صفحہ 46 طبع اوّل)

بہر حال خلیفہ وقت اور خلافت کے دُشمنوں کے خلاف آپ نے ایسی ہی خدمات کی ہیں جیسا کہ قرونِ اُولیٰ میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کرام کے لئے کی تھیں۔ اور یہ ایسی حقیقت تھی کہ خود خلیفہ وقت اُسے تسلیم فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے معاندین خلافت کو مخاطب کرتے ہوئے۔ دیگر باتیں سمجھانے کے بعد یہ بھی تنبیہاً فرمایا۔

’’اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالدِ بن ولید ہیں جو تمہیں مُرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔‘‘

(بدر 28 جون 1912ء بحوالہ سوانح فضل عمر صفحہ 207)

اِس امر واقعہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ

''حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خلافت کے خلاف جب حملے ہوئے تو حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا تھا کہ مغرور مت ہو میرے پاس خالد ہیں جو تمہارا سر توڑ دیں گے مگر اُس وقت سوائے میرے (المصلح الموعودؓ ناقل) کوئی خالد نہیں تھا۔ صرف میں ایک شخص تھا جس نے آپ کی طرف سے دفاع کیا................اور ان سے چالیس سال گالیاں سُنیں۔

(الفضل 15 مارچ 1957ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 18 جدید صفحہ 279 مطبوعہ قادیان 2007ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ سیرت جو خلافت کے احترام کے تعلق سے تھی وہ خلیفہ وقت سے پوشیدہ نہ تھی۔ بلکہ خلیفہ وقت کی طرف سے اس اطاعت و فرمانبرداری کیلئے خراجِ تحسین بھی پیش کی جا چکی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے واضح الفاظ میں فرمایا

> ''میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔''

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 204)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ سُنت جو احترام خلافت کے تعلق سے ظاہر ہے اُس کی اِقتدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ سب خیر و برکت اسی میں ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke, Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

سیرۃ طیبہ۔اوصاف حمیدہ

(مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ)

(زیر نظر مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت طیبہ کی ایک مختصر جھلک ہے جس کو قارئین کے استفادہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ادارہ)

مدرسہ احمدیہ قادیان کی ساتویں جماعت میں میں اوّل رہا اس کے بعد درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران آپ نے میری تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ رکھی۔علماءِ سلسلہ قادیان سے باہر مختلف مناظروں اور جلسوں میں تشریف لے جایا کرتے آپ جب بھی کسی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے جاتے مجھے ضرور ساتھ لے جاتے اور مجھے تقریر کرنے کا حکم دیتے جب میں تقریر سے فارغ ہوتا تو سب کے سامنے میری تعریف کر کے میری حوصلہ افزائی کرتے۔آپ کو اپنے شاگردوں کی صحت کی بہت فکر رہتی ان کی صحت کے لئے جہاں اور تدابیر اختیار فرماتے وہاں اپنے شاگردوں کو پکنک کے لئے عموماً تتلہ نہر پر لے جاتے ایک دفعہ نہر پر پکنک کا پروگرام بنایا تمام اساتذہ اور طلبہ کو حکم دیا کہ سب تتلہ نہر پر پکنک کریں۔نہر پر غسل اور تیراکی کے مقابلوں کے علاوہ آپ نے ہمارے کھانے اور پھلوں کا انتظام اپنی خاص نگرانی میں فرمایا۔جب کھانا کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اب جامعہ احمدیہ کے طلباء کا تقریری مقابلہ ہوگا ہر مقرر کو تین منٹ قبل مضمون کا عنوان بتایا جائیگا اور تقریر بھی صرف تین منٹ کی ہوگی کچھ طلبا نے اپنے نام خود لکھوائے کچھ کے آپ نے اور اساتذہ کرام نے خود لکھوایا۔آپ مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے خورشید تم نے نام نہیں لکھوائے۔میں نے عرض کی مجھے سخت نزلہ زکام ہے گلا بیٹھا ہوا ہے میں کیا تقریر کروں گا؟ آپ نے فرمایا نہیں تم تقریر کرو گے۔میں نے تمہارا نام لکھدیا ہے میں نادباً واحتراماً خاموش رہا۔دوسری تقریر شروع ہوئی تو حضور اقدس نے مجھے فرمایا کہ اس کے بعد تمہاری تقریر ہوگی۔عنوان ہے ''آسمانی بادشاہت ،عنوان سُنتے ہی میں کچھ پریشان ہوا کہ میں اس وسیع وعریض مضمون کو تین منٹوں میں کیسے سمیٹوں ابھی اس اُدھیڑ بن میں تھا کہ آپ نے مجھے آواز دی کہ اب تم تقریر کرو میں تقریر کے لئے کھڑا تو ہوگیا لیکن تقریر کے ختم ہونے تک مجھے یہ احساس نہ تھا کہ میں کیا بیان کر رہا ہوں۔بہر حال تقریر ختم ہوئی نتیجہ نکلا تو میں اوّل رہا اور حضور اقدس اور جملہ اساتذہ بھری مجلس میں میری تعریف کر رہے تھے میں نے حضور سے عرض کی یہ آپ کی نظر اور توجہ کی تاثیر سے ہوا ہے آپ نے جو اصرار کیا تھا کہ میں تقریر ضرور کروں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی توجہ سے آپ کے روحانی علوم کا کچھ اثر تو اس عرصہ میں خاکسار پر بھی ہوگیا ورنہ من آنم کہ من دانم

والد مرحوم کی وفات کے بعد مجھے تعلیم جاری رکھنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کی شفقت اور سرپرستی کی وجہ سے تعلیمی عرصہ بے فکری سے گزر گیا آپ نے از خود مجھے بتائے بغیر صدر انجمن احمدیہ سے میرے لئے آٹھ روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ منظور کروایا اس سے مجھے بہت سہارا ہوا ان دنوں آٹھ روپے ماہوار مجھ جیسے غریب اور بے سہارا طالب علم کے لئے بہت غنیمت تھے یہ نہ بھی ہوتے تو حضور نے جو میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کیا وہ بہت بڑی دولت تھی جو مجھ حاصل تھی۔

مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد سب ہم جماعت دوستوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ اور سٹاف کے ساتھ فوٹو بنوائی جائے حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے کے لئے مجھے کہا گیا۔ چنانچہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر جا کر میں نے فوٹو کے لئے درخواست دی جسے آپ نے بخوشی منظور فرمایا۔

ٹی آئی ہائی اسکول کے برآمدہ کے باہر عبدالرزاق صاحب مہتہ نے فوٹو لی جو ٹھیک نہ آئی پھر دوبارہ فوٹو کے لئے عرض کی گئی اس دفعہ بھی آپ ہماری دلداری کے لئے بخوشی تشریف لے آئے۔

1943ء میں میں درجہ ثانیہ میں داخل ہوا یہ سال مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کا سال تھا میں نے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے حصول کے

لئے سخت محنت کی چنانچہ سخت محنت مالی مشکلات اور غذا کی کمی کی وجہ سے میری صحت کافی گر گئی بدن کی ہڈیاں باہر نکل آئیں بہر حال مئی 1943 میں مولوی فاضل کا امتحان دے دیا۔ جامعہ احمدیہ سے ہمیں رخصت ہوگئی۔ نتیجہ نکلنے میں دو ماہ باقی تھے۔ مئی کے آخر میں ایک دن آپ نے مجھے اپنی کوٹھی النصرت بلایا فرمانے لگے ''خورشید میں دیکھتا ہوں تمہاری صحت بہت گر گئی ہے ہم چند روز تک ڈلہوزی جا رہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے۔ تمہارے صحت ٹھیک ہو جائے گی۔ جاؤ تیاری کرو۔'' ڈلہوزی میں ہم قریباً چار ماہ رہے اس عرصہ میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے تین اساتذہ مولانا ارجمند خان صاحب مرحوم۔ مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم اور تیسرے مولانا، ابو الحسن صاحب، قدسی اور دو طلباء مولوی غلام باری صاحب سیف اور مولوی عبد القدیر صاحب کو بھی سیر کے لئے بلایا ان سب نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے مہمان خان میں پندرہ روزز سے ایک ماہ تک قیام کیا جی بھر کر سیر کی اور حضور نے بھی ان خاطر و مدارت خاص توجہ سے کی جب آپ نے یہ محسوس کیا کہ اب ڈلہوزی ان سب کے چہروں پر نمایاں نظر آنے لگی ہے تو انہیں جانے کی اجازت دی ان سب کے قیام کے دوران میں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک پر ایک خاص مسرت اور شگفتگی دیکھی آپ اپنے مہمانوں کی خاطر داری صرف اپنے ملازموں پر نہ چھوڑتے بلکہ اکثر اوقات کئی دفعہ کھانے کا ڈونگہ یا پھلوں کی ڈش آپ خود اٹھا کر ہمارے پاس لے آتے اور فرماتے یہ بھی کھائیں پھر جب تینوں اساتذہ اور طلبہ کیساتھ کی مجلس ہوتی تو بہت شگفتہ مذاق اور گہری پھول دار چوٹیں ایک دوسرے پر کی جاتیں۔ سبحان اللہ کیسا

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

وقت تھا جو گزر گیا اور پھر ہاتھ نہ آیا اور کیسے بابرکت اور اللہ والے بزرگ تھے جو اس دنیا سے سدھار گئے اب روح کو تسکین اور مضطرب دلوں کو ڈھارس دینے کے لئے ان کی سہانی یادیں ان کی پیاری باتیں اور ان کی دلآویز مسکراہٹیں ہی باقی ہیں جو ان یادوں کو مشفق و مہربان ماں کی طرح لوریاں دیکر سلا دیتی ہیں۔

ان سب کے چلے جانے کے بعد میں آپ کے ساتھ ہی رہا اور اس وقت واپس آیا جب آپ معہ بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میں نے اپنے ساتھ آپ کا اور بیگم صاحبہ کا سلوک بہت مشفقانہ دیکھا میرے لئے وہی کھانا بھجوایا جاتا جو آپ خود کھاتے بلکہ حضرت بیگم صاحبہ کے حکم پر دونوں وقت دودھ کی ایک پیالی اور کچھ پھل بھجوائے جاتے تاکہ اچھی غذا اور دودھ سے میری صحت اچھی ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کی اپنے خادم پر خاص شفقت اور توجہ سے ڈلہوزی میں قیام کے دوران میری صحت کافی اچھی ہوگئی تھی۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ شفقت محض للہ فی اللہ اور حضور کے خیال میں ایک ذہین لائق اور شریف طالب علم کی دلداری کے لئے تھی حضور کا خیال تھا کہ یہ طالب علم تھوڑی سی توجہ کے ساتھ بہت کچھ بن سکتا ہے چنانچہ حضور نے اسی نظریہ سے مجھے نوازا۔ اور میرے ساتھ محبت اور شفقت کا وہی سلوک کیا جو ایک عظیم استاد اپنے لائق شاگرد سے یا ایک باپ اپنی اولاد سے کرسکتا ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی اور شفقت نے مجھے باپ کی یاد بھلا دی اور میری آئندہ زندگی میں کامیابی کی وہ راہیں کھول دیں جنہیں کھولنا انکی سرپرستی کے بغیر میرے لئے مشکل تھا۔ میں تو ایک غریب بے سہارا اور بے وسیلہ طالب علم تھا۔ حضور کی شفقت اور سرپرستی ہی تھی جس نے مجھے سہارا دیا اندھیرے میں روشنی عطا کی اور جو اب تک میرے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہے۔

ڈلہوزی میں قیام کے دوران بہت قریب سے میں نے حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ کے اوصافِ حمیدہ و اخلاق عالیہ ملاحظہ کئے ان کی تفصیل یقیناً ایک کتاب پر محیط ہوگی جس کی خالد کے لئے اس مضمون میں گنجائش نہیں میں ذیل میں اس کا مختصر ذکر کروں گا۔

میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد ڈلہوزی آیا تھا نتیجہ کا انتظار تھا۔ ایک روز میں اور مولوی غلام باری صاحب سیف سیر کرنے کے بعد سرکلر وڈ پر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں مکرم مولوی عبد القدیر صاحب بھاگم بھاگ آتے ملے ہمیں دیکھا تو زور سے مجھے مبارک باد دی اور کہا کہ آپ کو مبارک ہو مولوی فاضل کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ آپ پنجاب یونورسٹی میں اوّل آئے ہیں یہ سُنتے ہی میں نے وہیں سجدہ شکر ادا کیا کوٹھی حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حضرت ہوئے تو آپ ہماری انتظار میں تھے بہت سرور تھے مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے میاں خورشید (یہ میاں کا لقب مجھے ڈلہوزی آکر ملا تھا) مبارک ہو آپ پنجاب یونیورسٹی میں اوّل آئے ہیں میرا پہلے ہی خیال تھا کہ آپ اس دفعہ یونورسٹی میں Top پوزیشن حاصل کریں گے میرے ساتھیوں نے کہا کہ اب ان پر مٹھائی واجب ہوگئی ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ ان کی مٹھائی میں کھلاؤں گا چنانچہ حضور اقدس نے ایک دو روز بعد میری اعلیٰ کامیابی کی خوشی میں اپنی کوٹھی میں شاندار دعوت دی جس میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب مرحوم اور جملہ احمدی احباب جو اس وقت ڈلہوزی تشریف لائے ہوئے تھے بلائے اس موقع پر مجلس برخاست ہونے کے بعد حضور خلیفۃ المسیح الثانی کچھ وقت حضرت اقدس کے پاس ہی رہے اس وقت حضور نے حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ خورشید کو اور ان کے ساتھیوں کو جنہوں نے مولوی فاضل میں اچھی پوزیشن لی ہے کہا جائے کہ وہ زندگی وقف کریں میرے کلاس فیلو ملک مبارک احمد صاحب نے تیسری پوزیشن اور مولوی محمد عثمان صاحب نے چوتھی حاصل کی تھی چنانچہ حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو حضور کا یہ پیغام پہنچا دیا۔ جس پر ہم نے اپنی زندگی وقف کردی۔

ڈلہوزی میں قیام کے دوران میری ڈیوٹی حضور کے تینوں بچوں کو پڑھانے اور سیر کرانا تھی۔ چنانچہ باقاعدہ یہ ڈیوٹی ادا کرتا رہا اس کے علاوہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ میں ہدایۃ المجتہد کا اردو ترجمہ کروں حضور نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو سہولت تمہیں درکار ہو مجھے بتاؤ لیکن افسوس ہے کہ مجھے اس علمی شغف کی طرف بہت کم فرصت ملتی تھی جسے میں پورا نہ کر سکا صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تو اس وقت پانچ چھ سال کی عمر میں تھے۔ اس لئے سیر کے وقت وہ سارا راستہ پیدل آتے جاتے لیکن دونوں صاحبزادیاں امۃ الشکور صاحبہ اور امۃ الحلیم صاحبہ ابھی چھوٹی تھیں اس لئے میں کبھی انہیں چلاتا اور کبھی گود میں اٹھاتا اور کبھی کندھوں پر بٹھا لیتا اس لئے مجھے فخر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتیوں حضرت خلیفہ ثانی کی پوتیوں اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیوں کو میں نے اپنی گود اور کندھوں پر سیر کرائی ہے اس طرح میں نے وہ برکت حاصل کی ہے۔ جو اس خاندان کے ساتھ اخلاص اور عقیدت کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔

ڈلہوزی قیام کے دوران ایک موقعہ ایسا آیا کہ حضور کے پاس کوئی خادم نہ رہا حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ ناساز رہتی تھی۔ صبح ناشتہ کے وقت میں نے حضور کو باورچی خانہ میں ناشتہ کی تیاری کرتے دیکھا میں فوراً باورچی خانہ گیا میں نے اصرار کے بعد برتن خود سنبھالے اور کھانا تیار کرنے لگا۔ ملازم ملنے تک دو چار دن ہم نے خود سب کچھ تیار کیا اس عرصہ میں حضور ناشتہ اور کھانے کی تیاری میں خود شریک ہوتے میرے بار بار عرض کرنے کے باوجود کھانا تیار ہونے تک باورچی خانہ نہ چھوڑتے اور مجھ سے زیادہ اپنے ہاتھ سے کھانے کی تیاری کرتے۔

انہیں دنوں چھوٹی صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ نے کسی تکلیف کی وجہ سے بستر پر پاخانہ کر دیا۔ آپ نے مجھے آواز دی دیکھتا ہوں۔ کہ حضور نے ایک لوٹے میں پانی پاس رکھا ہے اور پاخانہ لگا کپڑا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے مجھے دیکھ کر فرمایا میاں خورشید آپ اس لوٹے سے پانی بہائیں میں کپڑا دھوتا ہوں میں نے بہت اصرار کیا میں خادم اس کام کو خود کروں گا آپ چھوڑ دیں لیکن آپ نے میری ایک نہ سُنی چنانچہ میں نے پانی بہایا اور آپ اپنے ہاتھوں سے کپڑا پاک کیا۔

یہ واقعات بظاہر معمولی نظر آتے ہیں لیکن ان میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق عالیہ کا اظہار ہوتا ہے اپنے شاگردوں کی عزت و تکریم اس حد تک کہ اس کی دلی آمادگی کے باوجود اپنے ذاتی کاموں کا بوجھ اس پر نہ ڈالنا چاہا۔

۲۔ اتنی بڑی عظمت و رفعت ذاتی و خاندانی و جاہت کے باوجود آپ کی عجز و انکساری کا یہ حال کا کہ باورچی خانہ میں بلا تکلف کھانا پکانے کا کام شروع کر دیا۔

۳۔ آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے ان کاموں سے وقار عمل کا عملی نمونہ

Crash Plastic
Use the Natural Products
SPARK
Nature Products
Disposable Plates and Cups

Best Compliment From
M. K. ABDUL KAREEM
JUBILEE HOUSE
MANNARKKAD

جماعت کو پیش کیا۔

۴۔ اپنے بچوں کے ساتھ آپ کو اور حضرت بیگم صاحبہ مرحوم رحمہ اللہ تعالیٰ کو جو محبت اور پیار تھا کپڑا دھونے کے واقعہ سے اس کا عملی ثبوت میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

۵۔ عام گھروں میں بیوی پر جائز و ناجائز سب بار ڈال دیا جاتا ہے گھریلو کاموں میں بیوی کا ہاتھ بٹانے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور بیوی کو عزت و تکریم کا وہ مقام نہیں دیا جاتا جو اسے دیا جانا چاہئے اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق بھی مل جاتا ہے کہ ضرورت کے وقت بیوی کے کام کاج میں اس کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔

ڈلہوزی میں ہمارا سفر 1943ء میں ہوا قریباً چار ماہ وہاں رہے اگلے سال انہیں دنوں خاکسار کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں شملہ قریباً چار ماہ رہنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ کے علاج کے لئے دہلی تشریف لے گئے وہاں بھی حضور کے ساتھ قریباً ایک ماہ رہا۔ ہوشیارپور کے جلسہ مصلح موعود میں بھی حضور کے ساتھ ہی شریک ہوا۔ ان تمام سفروں میں مجھے حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت صحبت سے بہت کچھ حاصل ہوا۔ پہاڑی علاقوں کی سیر اور قیام سے میری صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھی ہو گئی۔ پھر حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کے انفاس طیبہ سے یہ برکت ایسی دائم ہوئی کہ جب بعد میں میرے ذاتی حالات کی وجہ سے میں حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلسل رابطہ نہ رکھ سکا تو بھی مجھے ہر سال پہاڑ پر قیام کی توفیق ملتی رہی جو اب تک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل رہی ہے الحمد للہ ورنہ میرے مالی حالات ایسے نہ تھے کہ گھر کے اخراجات بھی ہو سکتے پہاڑی علاقوں کی سیر تو بہت دور کی بات تھی یہ سب ان پاک لوگوں کی پاک مجلس اور نظرِ کرم کا فیض تھا۔

حضور کے قرب میں میں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے واقعات دیکھے جو بیان کروں تو مضمون لمبا ہوتا ہے۔ ڈلہوزی کے سفر کے پورے واقعات بیان نہیں کئے۔ شملہ اور دلّی کے واقعات تو بہت طویل ہیں اور پھر وہ سفر جو ہوشیارپور کا میں نے حضور کے ساتھ کیا خاص طور پر قابلِ ذکر ہے اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی صاحبزادی امۃ اللہ خورشید صاحبہ سے میری شادی تو خاص طور پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نوازشوں کا نتیجہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان بابرکت وجود کے جود کو قائم و دائم رکھے۔ آمین (از ماہنامہ خالد ربوہ اپریل، مئی 1983)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Mansoor ✆9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS

J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☏: 22238666, 22918730

ایک مقدس راہنما

(حفیظہ صادقہ بھٹی)

(مضمون ھذٰا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی توصیف میں لکھا گیا ہے افادہ عام کے لئے شامل اشاعت کیا جارہا ہے)

تیرے اوصاف کریمانہ کروں کیسے بیاں
حسن صورت حسن سیرت کا تھا تُو زندہ نشاں

ایک عظیم روحانی خلیفہ، ایک مقدس اور جلیل القدر راہنما، ایک بہادر روحانی جرنیل، نہایت مشفق و مہربان، ہمدرد و غمگسار اور سراپا نور و برکت، وجود جس کی دعاؤں کا فیض ہر خاص و عام کو پہنچتا رہا۔ پیار کا وہ حسن پیکر جس نے خوشیاں بکھیرنے کے ڈھنگ سکھائے۔ جس نے اپنی مسکراہٹوں سے درمندوں کی ڈھارسیں بندھائیں۔ جس نے جماعت کو ہی نہیں بلکہ انسانیت کو جینے کے اسلوب سکھائے۔ اُس نے زندگی کے ہر موڑ پر ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ کس بلا کا خطیب تھا وہ جس کا ہر لفظ دلوں میں اتر کر عملی جامہ پہن لیتا۔ کتنا لطیف شاعر تھا جس کا راگ دل کے تاروں کو چھو کر نغمہ بن جاتا۔ کیسا دلربا مصنف اور ادیب تھا جو حقیقتوں سے آشنا رہتا۔ ایک بے انتہا قابل اور محسن طبیب جو دواؤں کے ساتھ اپنی پُر منور دعاؤں سے دکھوں کا مداوا کرتا۔ کتنی روانی تھی اس کی گفتار میں کیا سحر تھا اُس شریف آواز میں۔ مقرر بھی ایسا غضب کا اور انداز میں اتنا دلکش جو دلوں کو موہ لیتا۔ بے حد پُر وقار اور تیز رفتار تھا جس کا کوئی لمحہ کسی کار خیر سے محروم نہ رہا۔

خدا تعالیٰ نے ازل سے ہی اس نگینے کو بڑی احتیاط سے تراشا تھا جس کی چمک نے ہر سُو اجالا کیا۔ اُس کی یکلخت ہجرت سے کروڑوں جانثاروں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا مگر وہ پردیسی اور خدا کا شیر سب بلاؤں کے سامنے چٹان بن گیا۔ اُس نے اسلام کی سربلندی کے لئے الٰہی نصرت و تائید کے ساتھ عظیم منصوبوں کا اجراء کیا۔ اپنے مصمم ارادوں کے ساتھ ساتھ افرادِ جماعت کو مضبوط کیا۔ اپنے دل گرفتہ پیاروں کے حوصلے بلند کرتا رہا۔ وہ بہت دلیر راہبر اور نڈر رکھویا تھا جو دیارِ غیر میں رہتے ہوئے بھی ہر ابتلاء کے سامنے سینہ سپر ہو گیا۔ خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل ہی تو تھا کہ وہ آلام و مصائب کی گھڑیوں میں بھی خوشیوں کے دیپ جلاتا رہا۔ خدائی بشارتوں اور رحمتوں کے سایہ تلے اس کے فضل و احسان کے ساتھ احمدیت کی ناؤ لئے ہر طوفان سے بحفاظت نکل گیا اور ترقی کی راہوں پر قدم مارتا چلا گیا۔ اُس نے بڑی شجاعت سے دشمن کا ہر وار سینہ پر لیا اور خدا تعالیٰ کے زندہ نشانوں سے اپنی کامیابیوں کو تعبیر کرتا رہا۔ آسمان سے عنایات و کرم کی بارشیں نازل ہوتی رہیں۔ وہ غریب الوطن مسافر ضرور تھا مگر ایسا میر کارواں جس نے ایک عالمگیر روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ فتح و ظفر اُس کا مقدر بن چکی تھی جس کی نوید عالم الغیب اور قادر خدا سے پا کر گاہے گاہے اہل کارواں کے سینوں پر پیوسط کر دیتا۔ اُس کی خلافت کا اکیس سالہ دور ایک منفرد شان سے ابھرا تھا۔ اُس کی بے مثال قیادت نے جہاں کروڑوں روحوں کو سیراب کیا وہاں عدوئے احمدیت کے لئے ایک ننگی تلوار تھا۔ ایسا نایاب گوہر اور بے نظیر ہنر کی حامل ہستی تو صدیوں میں پیدا ہوا کرتی ہے۔

ہمارے محبوب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رضی اللہ عنہ کے درخشندہ دور میں علم و عرفان کی ندیاں دن رات بہتی رہیں۔ ایک ہی لگن تھی اُس مجاہد اسلام کو کہ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی سچی محبت نصیب ہو جائے جس میں وہ خود نہاں تھا۔ ایک ہی غم اور تڑپ تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دلوں گھر کر جائے جس کے عشق میں وہ خود سرشار تھا۔ وہ تو اسیر ہو چکا تھا اپنے محسنِ اعظم کا جس کا مقدس نام لبوں پر آنے ہی سے اُس کا دل فرط محبت سے پگھل جاتا، آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ پیار کے یہ نذرانے لٹاتے ہوئے وہ عاشق رسول کتنا سندر اور حسین دکھائی دیتا تھا کہ ہر دیکھنے اور سننے والا متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔

اسیرانِ راہِ مولا کیلئے بے اختیار رو دینے والا، ہر لحظہ اُن کی رہائی کیلئے اپنی جان گداز کئے رکھتا تھا۔ اُن اسیروں کا درد بارگاہِ الٰہی میں فریاد بن جاتا۔ اُسکی سسکتی آہیں عرشِ معلیٰ تک پہنچتیں اور بارانِ رحمت کا نزول ہو جاتا ہے۔ جو

ستارے ماند ہو گئے اُن کی یاد صبر بن کر اُس معصوم دِل کو تھام لیتی۔ آنسوؤں کا سیلاب تھا جو اپنے مولا کی رضا پر قربان ہو جاتا۔ اپنے پیاروں کی جدائی کا غم اُسے اپنے مقصد عالیہ سے متزلزل نہ کر سکا۔ وہ اپنی جماعت کیلئے تھا اور جماعت اُس کیلئے تھی جس کی بہبودی کیلئے قدرت نے اُس محبوب کو چنا تھا اور وہ اس میں ہمہ تن مصروف رہا۔

طبقہ نسواں کیلئے اتنا رقیق القلب کہ ہر کسی کی تکلیف اُسے غمزدہ کر دیتی۔ اُن کے نازک جذبات اور احساسات کی پاسداری اور احترام کا درس دیتا رہا۔ احمدیہ گھرانوں میں پاکیزہ تبدیلیاں اُس کے دل کو عجب مسرّت بخشتی تھیں۔ تربیت کا کون سا پہلو تھا جو بیان نہ کیا ہو۔ علوم دینیہ ہو یا دنیا، علم ہیئت ہو یا سائنس، علم طب ہو یا ادب، مزاح کا پہلو ہو یا غیرت کا معاملہ، علوم کے یہ چشمے اُس کے ذہین وفہیم ہونے پر گواہ تھے۔ وہ قرآن وسنت اور دلائل و براہین سے ہر سائل کی دلی تسلی کرنے میں ہر دم کوشاں رہتا تھا۔ حق کے متلاشی اپنے اپنے ادراک کے مطابق ان خزانوں سے مستفید ہوتے رہے۔ اور انشاء اللہ دنیا ہمیشہ ہی اس چشمہ سے سیراب ہوتی رہے گی۔

احمدیہ بچے تو اس کے دل کی رونق بن چکے تھے جنہیں دیکھ کر اس کی تمام کلفتیں دور ہو جاتیں۔ اُن کا ساتھ اور تربیت اُسکی دولت تھی، اُن کی ناز برداریاں اُس کی خوشی۔ اور وہ روح رواں تھے اُن مجلسوں کے جن کو پیار کا یہ شہزادہ بڑی چاہت سے مزیّن کرتا تھا۔ حسین تعلیم سے انہیں زینت بخشتا جن میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ یادیں وابستہ ہوتیں۔ اُس کی فراست نے چاہا کہ آنے والی نسلوں میں ایسی فوج تیار ہو جائے جو دینی و دنیاوی علوم سے آراستہ ہو کر توحید الٰہی کے راگ آلاپتے ہوئے، محبوب خدا کی اُلفت سے چور اور ہاتھوں میں قرآن کی شمشیر تھامے ساری دنیا پر چھا جائیں۔ اسلام ہی ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو اور وہ اپنے حسن کردار اور گفتار سے دلوں کو جیت کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لے آئیں۔

سادگی اور انکساری میں وہ محبوب پروان چڑھا تھا اس لئے غریب پروری اُس کا دھرم رہا۔ وہ ناداروں کا مونس وغمخوار تھا جن کا دکھ اسے بے چین کر دیتا اور حتی المقدور ان کی آسائش اور فرحت کی راہیں تلاش کرتا۔ زندگی کے آخری ایام میں بھی ایسا کارنامہ سرانجام دے گیا جو مجبوروں کی خوشی اور تسکین کا باعث ہوا۔

خدمت دین اور خدمت انسانیت کا بے پناہ جذبہ اس کے دل میں موجزن تھا جو فقط اپنوں کے لئے ہی مخصوص نہ تھا بلکہ ہر رنگ ونسل اور مذہب وملت پر محیط تھا۔ اخلاص و وفا اس کا سرمایہ، پیار والفت اس کا شیوا ہمدردی اور ملائمت اُس کی جاگیر اور لطف واحسان اس کا خاصہ تھا زہد وامانت اُس کا شعار، یادِ خدا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی سکینت تھی۔ وہ قول سدید کا شیدائی اور اپنے نام کی طرح بے حد مطہر اور پارسا تھا جس کی زندگی دعاؤں سے عبارت تھی۔ وہ ایسا بے نفس اور بے ریا تھا جس کی چاہتیں اور امنگیں، جس کی رفاقتیں اور وصلتیں، جس کی تنہائیاں اور محفلیں، اس کی محبتیں اور مدحتیں، اس کی محنتیں اور کاوشیں، عبادتیں اور ریاضتیں، اسکی بے لوث خدمتیں۔ سب ہی تو اپنے ربّ کے لئے تھیں۔ اس کا رونا اور گڑگڑانا، اس کا ہنسنا اور چہچہانا، اس کا غم اور خوشی، غرضیکہ اس کا ہر سانس اور ہر لمحہ تو اپنے خدا کیلئے وقف تھا۔ وہ محبوب تھا خدا کو اور خدا اسے محبوب تھا۔ اپنے وطن کی یاد اسے دلگیر کر دیتی مگر رضائے الٰہی اس کے رنجور دل کیلئے مرہم بن جاتی۔

تجدید دین کیلئے عظیم شاہسوار اور بدیوں کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے والا تھا۔ فصاحت و بلاغت میں کمال درجہ رکھنے والا، راہِ خدا میں مجسم صبر ورضا کا حامل جو وفا اور قربانی کی شاندار مثال قائم کر گیا۔ وہ بہت جانفشاں اور حلیم، معلم ومدرس تھا جس کا ایوان اس کے عاشقوں اور تشنہ روحوں کی سیرابی کے لئے مشہور رہتا تھا۔ اس کے جواں عزائم اور جانفزا مسکراہٹیں ان جانثاروں کے ایمان کو تقویت بخشتی تھیں۔

اکرام ضیف کا بے حد دلدادہ، مہمانوازی اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور برکتیں لوٹنے کی یہ ادائیں بھی اسے بہت عزیز تھیں جس کی خوشی اس کے بشاش اور مقدس چہرہ سے عیاں ہوتی۔ اپنے اہل وعیال کے لئے ایک خوبصورت چرواہا جو خیرکم خیرکم لاھلہ کی بہترین تفسیر تھا۔ بیماری کے ایام

میں بھی نضاقت کے باوجود اپنے فرائض منصبی کا بیڑا اُٹھائے رکھا۔

اے بے پناہ شفقتوں کے مندر اور بے شمار مہربانیوں کے سفیر! تو کتنا پیارا شہید ہے جس پر خدا اور اس کے فرشتوں نے بھی ناز کیا۔ تُو کیسا مسیحا تھا جس کی محبت بھری نظریں ہر کس و ناکس پر دعا بن کر پڑتیں۔ کون کہتا ہے کہ تُو ہم میں نہیں۔ تیری دلنواز باتیں، تیری دلنشیں یادیں، تیری دلبر حکائتیں، تیری پُر سوز قراءتیں، وملاقاتیں اور محبتیں تو ہماری روحوں میں بسی ہوئی ہیں۔ تیری پُر حکمت تعلیمات پاکیزہ ارشادات اور تیرے انمول جذبات کی مہک سے تو گلشن احمدیت ہمیشہ معطر رہے گا۔ تیری جاذب نظر شخصیت اور فیض رساں وجود تو ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور خلافت سے وابستگی ہماری جان ہے۔ جس کو منظم کرنے میں تُو نے اپنی جان کی بازی لگا دی اور فتح وظفر نے تیرے قدم چومے اے ہمارے پیارے آقا! تیری جدائی کے صدمے سے تو تیرے جانثار بے حد غمگین ہوئے۔ کون سی آنکھ تھی جو اشکبار نہ تھی۔ کون سا دل تھا جو بیقرار اور حزیں نہ ہوا۔ بے بسی، بے چارگی اور سوگواری کو خوف دامنگیر تھا مگر خدائے قادر اور ارحم الراحمین نے ہم بے سہاروں کو سہارا دیا، دلفگار روحوں کی تسکین کے سامان ہوئے۔ گلستانِ احمد میں پھر سے بہاروں کا سا سماں ہو گیا۔ مسیح ومہدی کا یہ کارواں پھر سے سوئے منزل نئے جذبوں اور ولولوں سے رواں دواں ہو گیا۔ مسیح پاک کے جانثاروں کی جبینیں شکر وامتنان سے اللہ کے حضور جھک گئیں۔ ملّت کی بقا اور شادمانی کیلئے حضرت مسرور (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے خدا ہی کے حکم سے خلافت کی ردا پہنی اور احمدیت کے پروانے دیوانہ وار اللہ کی حمد وثناء کرتے ہوئے اپنی شمع کے گرد جمع ہو گئے۔ پیار ومحبت، ایثار وفدائیت، وفا اور یکجہتی کی ایسی کوئی مثال اس دنیا کے پردہ پر نہیں مل سکتی۔ یہ روح تو سچے دیوانوں کی ہوا کرتی ہے جس کا طرۂ امتیاز اطاعت اور مقصدِ حیات فقط رضائے باری ہو۔

اے دشمنِ احمدیت! تیری قسمت میں بدبختی ہی رہی اور اس بار بھی تو نے ماضی کی طرح اپنے منہ کی کھائی۔

اے دلوں پر چراغِ محبت جلانے والے! ہم گناہگار بندے ان شمعوں کو ضرور روشن رکھیں گے اور ان وعدوں کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں گے جن کا ہم نے تجھ سے عہد باندھا تھا اور ان نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے۔ (انشاء اللہ) تا اپنے پیاروں کی طرف سے تیری روح کو ٹھنڈی ہوائیں پہنچتی رہیں اور ہم بھی راضیہ مرضیہ کی حالت میں جان دینے والے ہوں۔

مسیح ومہدی کا یہ راج دلارا کس شان سے اس دنیا سے رخصت ہوا جبکہ خدا اس سے اور وہ خدا سے راضی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمتیں اور برکتیں اُس پر ہر آن نازل ہوں۔

جانے والے تجھ پہ ہو بارانِ رحمت کا نزول
آنے والے مہکے ہر لحظہ تیرا یہ گلستاں

(مستفاد از سیدنا طاہر نمبر جماعت احمدیہ برطانیہ)

احیائے موتٰے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کا اعجازی نشان

[...... ہدایت اللہ ہادی ......]

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احیائے موتیٰ پر قادر ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

''کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر سکے۔'' (سورۃ القیامۃ 41:75)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

''پس اللہ ہی ہے جو بہترین دوست ہے اور وہی ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔:: (سورۃ الشوریٰ 10:42)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احیائے موتیٰ کے بارہ میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح ناصری اور مسیح مہدی میں گہری مماثلت رکھی ہے جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے امام مہدی اور مسیح موعود کو بھی احیائے موتیٰ کے نشان عطا فرمائے ہیں۔

11 دسمبر 1903ء۔ خلق طیور اور احیائے موتٰے سے مراد:

شام کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے عرض کیا کہ دھرم پال (نو آریہ) نے خلق طیور پر اور احیائے موتیٰ پر بھی اعتراض کیا ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''احیائے موتیٰ کے یہ معنی ہیں کہ اول روحانی زندگی عطا کی جاوے اور دوسرے یہ کہ بذریعہ دعا ایسے انسان کو شفا دی جاوے کہ وہ گویا مردوں میں شمار ہو چکا ہو جیسا کہ عام بول چال میں کہا جاتا ہے کہ فلاں تو مر کر جیا ہے۔...... ان سے صاف طور پر پوچھا جاوے کہ آیا تم لوگ صورت اعجاز کے قائل ہو یا نہیں؟ پس اگر وہ منکر ہیں تو ان کو چاہئے کہ اشتہار دے دیں...... خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال ہے اور وہ ہر وقت ہماری تائید کے لئے تیار ہے۔ وہ صورت اعجاز کا انکار شائع کر دیں پھر خدا تعالیٰ کی تائید دیکھ لیویں۔ قرآن کریم میں جس قدر معجزات آ گئے ہیں۔ ہم ان کے دکھانے کو زندہ موجود ہیں۔ خواہ قبولیت دعا کے متعلق ہوں خواہ اور رنگ کے معجزہ کے۔ معجزہ کے منکر کا یہی جواب ہے کہ اس کو معجزہ دکھایا جاوے اس سے بڑھ کر اور کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔''

(ملفوظات، جلد ششم، صفحہ 212-213)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے خارق کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل احیائے موتیٰ کا اعجازی نشان ظاہر کرتے ہوئے زندگی عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلفاء کو بھی احیائے موتیٰ کے اعجازی نشانات سے نوازا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہزاروں مریضوں کو خلفاء کی دعاؤں کی بدولت احیائے موتیٰ کے اعجازی نشانات دیکھنے کا موقع ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ کرامت امامت سے وابستہ ہے۔ اور خلیفہ خدا بناتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کو دعاؤں کی قبولیت کا نشان عطا فرماتا ہے۔

جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو پھر اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔''

(انوار العلوم، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی۔ اسلام آباد (یوکے): اسلام انٹرنیشنل۔ جلد 2، صفحہ 47، بسلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

خاکسار احیائے موتیٰ کے اعجازی نشان کا خود گواہ ہے کہ کس طرح خلیفہ وقت کی دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے فرشتے کارفرما ہوتے ہیں۔ انسان سے غلطیاں اور کمزوریاں بھی سرزد ہوتی ہیں مگر

اللہ تعالیٰ جب اپنے خارق عادت اعجازی نشان ظاہر کرنا چاہتا ہے تو ان سب ناگہانی واقعات اور طرز عمل کو یکسر مٹا کر رکھ دیتا ہے۔ اور خلیفہ وقت کی شان میں کن فیکون کا حکم جاری فرماتا ہے۔ جس کی اجمالی تفصیل درج ذیل ہے۔

عاجز کو تین اپریل 2007ء کو فجر کی نماز کے بعد اچانک سینے میں شدید درد ہوا۔ اس وقت گھر پر اور کوئی نہیں تھا۔ میرا بیٹا اپنی ملازمت پر ڈاؤن ٹاؤن جانے کے لئے بس سٹاپ پر گیا اتفاق سے بس جا چکی تھی وہ واپس گھر آ گئے ان کی والدہ نے کہا کہ آپ کے ابو کے سینہ میں سخت درد ہے انہیں ہم فوراً ہسپتال لے جائیں۔ بیٹے کی بس کا چھوٹ جانا تقدیر الٰہی کا ایک خاص حصہ تھا۔ ان کو چاہئے تھا کہ وہ ایمرجنسی کو اطلاع دیتے تا کہ فوراً طبی امداد مل سکتی مگر وہ مجھے پارک ریجن سینٹرل ہسپتال لے گئے جہاں کچھ وقت ضائع ہوا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت ہوا کیونکہ اس نے ایک غیر معمولی خارق عادت نشان ظاہر کرنا تھا جو ہم سے ابھی مخفی تھا۔ بہر کیف وہاں امداد فراہم کی گئی اور ایمبولنس کے ذریعہ Regional Health Centre, New South Lack Market پہنچایا گیا جیسے ہی شعبہ امراض قلب میں پہنچے دل کا دوسرا حملہ تقریباً ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں نے فوراً حالات پر قابو پا لیا۔ مگر بعض دوسرے عوارض نے آن گھیرا جن کی تشخیص میں کچھ دن لگے۔ اور خاکسار کے ناک منہ سے تین روز تک مسلسل خون بہتا رہا۔ سات روز مکمل بے ہوشی میں گزرے۔ اس دوران سانس کی نالی سے آکسیجن اور خوراک دی جاتی رہی ڈاکٹروں نے ہر ممکن کوشش کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ میرے بیوی بچے بہت پریشان اور مضطرب تھے۔ یہ ایک فطری اور طبعی سی بات تھی۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے متواتر خط لکھے اور میری تشویشناک صورت حال سے حضور انور کو مطلع کیا۔ اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا سے بھی رابطہ رکھا اور میری صورت حال سے انہیں آگاہ کرتے رہے۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے ازراہِ شفقت حضور انور کی خدمت میں میرے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی۔ اور مسجد بیت الاسلام میں میری صحت یابی کے لئے دعا کا اعلان ہوتا رہا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب حضور انور کا فیکس اور پیغام لے کر ہسپتال تشریف لائے۔ حضور انور نے جس روز میرے لئے محبت بھرے دعائیہ خط اور صحت یابی کے لئے یقین کا پیغام بھجوایا عین اسی دن یعنی آٹھویں روز مجھے ہوش آ گیا ڈاکٹر بہت حیران تھے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ عاجز تیرہ دن انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں اور دو دن عام وارڈ میں زیر علاج رہا۔ اور اٹھارہ اپریل کو گھر واپس لوٹا۔ ڈاکٹروں نے اعتراف کیا کہ یہ ایک معجزہ ہے ہمارے تجربے کے لحاظ سے زندگی کے امکانات بہت کم رہ گئے تھے مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

وہ جس نے چاند خلا میں اچھال رکھا ہے
اس خدا نے مجھے بھی سنبھال رکھا ہے

یہ محض خلافت کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے ایک سعادت مند، خدمت گذار اور محبت کرنے والا گھرانہ عطا کیا۔ میرے بیوی بچوں نے بڑے اخلاص اور محبت سے میری غیر معمولی دیکھ بھال کی۔ عزیز و اقارب، جماعت کے دوستوں اور غیروں نے بھی میری صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔ میں ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہوں اور ممنون احسان بھی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن یہ حضور انور کی خصوصی دعائیں ہی تھیں کہ اعجاز مسیحائی جلوہ گر ہوا اور احیائے موتیٰ کا اعجازی نشان ظاہر ہوا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا اور مجھے ایک نئی زندگی عطا کی جس کا اعتراف اپنوں نے بھی کیا اور غیروں نے بھی کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی غیر معمولی تاثیرات اور قوت کے بارہ میں فرمایا۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

* UK * IRELAND * FRANCE * USA *
* AUSTRALIA * NEW ZEALAND *
* MALAYSIA * SWITZERLAND * CYPRUS *
* SINGAPORE * CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

* Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
* Comprehensive Free Counseling
* Educational Loan Assistance
* VISA Assistance
* Travel And Foreign Exchange Arrangements
* Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
We Build Your Career

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

حالانکہ میں ہی مکرم مبارک اور ظفر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کشف کے، مصرعہ کا آخری لفظ ''پیر پیراں'' کو بطور قافیہ لے کر ایک بہت خوبصورت پنجابی نظم کہی ہے جو احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اسی شمارہ میں شائع ہوئی ہے جس میں احیائے موتی کے اعجازی نشان اور مریضوں کو شفا بخشنے کا ذکر ہے وہ شعر یہ ہے۔

روحاں دے بیماراں لئی تُو بن مسیحا آیا
تیرا ہتھ شفائی لگیا مُکیاں گستاں پیڑاں

امر واقع یہ ہے کہ اس عارضہ قلب سے جس قدر تشویش لاحق ہوئی اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے دل بھر گیا۔ یہ واقعہ ایک معجزہ سے کم نہیں۔ یہ اعجاز مسیحائی اور احیائے موتی کا نشان ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔

ادھر میں ہوں، اِدھر دشتِ بلا ہے
میں زندہ ہوں، یہ اعجازِ خدا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے مامورین اور خلفاء کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے اور عرش معلیٰ پر ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مامورین کو پہنچانیں اور اپنے وقت کے امام اور اس کے خلفاء کی کامل اطاعت کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔ اور یہی انسانی زندگی کا مقصود ہے اور نیک انجام بھی۔

(ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا، مئی جون 2007ء)

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ

(جنوری، فروری کی اشاعت سے با جازت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اطفال کے لئے کوئز کا ایک دلچسپ پروگرام شروع کیا جا چکا ہے۔ ہر مہینہ کی اشاعت میں چند سوالات دئے جا رہے ہیں۔ مسلسل جوابات ارسال کرنے والے اطفال جن کے صحیح جوابات کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر سند اور انعامات دئے جائیں گے۔ اسی طرح صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو اجتماع کے موقعہ پر مجلس کی طرف سے سفر خرچ دیکر بلانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں ایسے تین خوش نصیب اطفال کے نام مع فوٹو مشکوۃ میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ ادارہ)

سوالات

1۔ قرآن مجید کی کونسی آیت حضرت رسول اکرم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہوئی؟............

2۔ آنحضرت ﷺ نے پہلی شادی کس کے ساتھ کی اور کتنی عمر میں؟............

3۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت آپ ﷺ کے ساتھ کون تھا؟

4۔ آپ ﷺ کی اس بیٹی کا نام کیا ہے جو حضرت علیؓ سے بیاہی ہوئی تھیں؟............

5۔ حضرت مسیح موعودؑ کب پیدا ہوئے؟ ....

6۔ آپ علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف کونسی ہے؟............

7۔ خلافت احمدیہ جماعت میں کتنے سالوں سے قائم ہے؟............

8۔ A.I.R کس کا مخفف ہے؟............

9۔ پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم کا نام کیا ہے؟............

10۔ پھلوں کا راجہ کس کو کہا جاتا ہے؟............

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد: عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر میرے دلی جذبات

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر مشکوٰۃ کا خلافت جوبلی نمبر شائع کیا جا رہا ہے جس کے لئے تیاری چل رہی ہے۔ اس شمارہ میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت مشکوٰۃ کے قارئین کے جذبات کو بھی خصوصی جگہ دی جائے گی تمام قارئین مشکوٰۃ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے جذبات مختصر اور جامع رنگ میں ضبط تحریر میں لا کر جتنی جلدی ہو سکے ارسال کریں تا کہ بروقت ملنے پر شائع ہو سکیں۔ انشاء اللہ یہ شمارہ ماہ اکتوبر میں اجتماع کے موقعہ پر شائع ہوگا (ادارہ)

خلافت جوبلی نمبر کے لئے تصاویر

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اُن کے پاس اگر اپنی مجالس کی کارگردگی کی تصاویر ہوں جو قابل اشاعت ہوں تو وہ فوری طور پر دفتر مشکوٰۃ کو ارسال کریں تا کہ انہیں خلافت جوبلی کے موقعہ پر شائع ہونے والے خصوصی شمارہ کی رونق بنایا جا سکے۔ خصوصی طور پر بک اسٹال، طبی کیمپ، معززین کو جماعتی لٹریچر دیتے ہوئے وغیرہ جیسی تصاویر۔ اسی طرح مساجد، جماعتی مشن ہاؤسز، ہسپتال، اسکول وغیرہ کی تصاویر اگر ہوں تو وہ بھی ارسال کریں۔ ان تصاویر کی تفصیل پشت پر ضرور لکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (مینیجر مشکوٰۃ)

SHE COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

رسالہ الوصیّت میں نظامِ وصیّت اور نظامِ خلافت کا بیان ہے

(مولانا محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

یہ بات ہم سبھی جانتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا دور نبوت کا تتمہ ہوتا ہے اور اس کا قیام اپنی اغراض و مقاصد کے لئے ہوتا ہے جو نبوت کے اغراض و مقاصد ہوتے ہیں۔

گویا خلافت نبوت کے مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنتی ہے اور نبی کی تخم ریزی کی حفاظت وآبیاری کے لئے اللہ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے۔

سرکار دوعالم نبی اخرالزمان آنحضرت صلعم نے امت کے آخری زمانہ میں مسیح موعود مہدی معہود کی بعثت کی بشارت دی ہے۔ بگڑی ہوئی امت کی اصلاح کے لئے مسیح کا آنا ضروری تھا اور قوموں کی ہدایت و راہنمائی کی غرض سے مہدی کی بعثت ضروری تھی۔ یہ دونوں نام آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والی عظیم شخصیت کے دو بڑے پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

بانی اسلام آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے کامل مکمل دین کا اعلان فرمایا جیسا کہ آیت قرآنی اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم سے ظاہر ہے پھر تکمیل اشاعتِ دین کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور امام مہدی کی بعثت مقرر فرمائی۔ اور یہ بعثت درحقیقت رسول مقبول صلعم کی ہی بعثت ثانیہ ہے امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ تکمیل اشاعتِ دین مسیح اور مہدی کے زمانہ میں مقدر ہے۔ اور جملہ مفسرین نے اسے تسلیم بھی کیا ہے۔

حضرت سید محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ نے بھی لکھا ہے

''ازانجملہ بعض مواعید کا ایفاء ہے کہ حق جلّ وعلا نے اپنے رسول کہ ان سے موعود فرمایا پس ان میں سے بعض کا ایفاء پیغمبرؐ کے ہاتھ سے ہوا اور بعض کی آپؐ کے نائبوں کے ہاتھ سے تکمیل ہوئی چنانچہ ارشاد ہے۔

ھُوَ الّذی اَرْسَلَ رَسُولَہٗ بالْھُدیٰ وَدِیْنِ الْحقِّ لِیُظْھِرہ علی الدّین کُلِّہٖ۔ (توبہ) خداوہ ذات پاک ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب ادیان سے ممتاز کر دے۔

یہ بات تو واضح ہے کہ دین کا ظہور یا ابتداء آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہوئی اور اُس کی تکمیل حضرت امام مہدی کے ہاتھ سے ہوگی۔ جیسے کہ قیصرہ کیسریٰ اور ان کے خزائن کی ہلاکت وتباہی کی آنحضرت صلعم کو کا وعدہ دیا گیا تھا مگر ظہور اس کا خلفائے راشدین سے واقع ہوا۔ (منصبِ امامت صفحہ 76)

غرض یہ کہ گویا ظہور دین کی تکمیل حضرت امام مہدی کا کام ہے اسی سلسلہ میں حضرت سید محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ لکھتے ہیں:

یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت خلافت راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی۔ یعنی رہ خلافت منتظمہ محفوظ ہوگی۔

(منصبِ امامت صفحہ 84)

پس اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ آنے والے حضرت امام مہدیؑ کا کام تکمیل اشاعت دین ہے اور اُس کے لئے اُسی طرح ہی سلسلہ خلافت راشدہ ضروری ہے جیسا کہ رسول کریم صلعم کی بعثتِ اولیٰ کے بعد قائم ہوا تھا۔

چنانچہ پیشگوئی کے مطابق دور حاضر میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان مسیح موعودؑ نے بر وقت خدائی اذن کے مطابق دعویٰ فرمایا اور اپنے رسالہ الوصیّت میں تکمیل اشاعتِ دین کے پروگرام کو جماعت کے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا۔

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک نصرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دین میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (الوصیت صفحہ 7)

نظامِ وصیت کی پیش کش: بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اس عظیم الشان پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کے سامنے نظام وصیت کو پیش فرمایا۔ تا تمام مخلص احمدی مرد اور عورتیں اپنے اموال کا کم از کم دسواں حصّہ اشاعتِ دین میں خرچ کرتے رہیں اور نیکی و

تقویٰ کی زندگی بسر کر کے جنّت کے وارث ہوں۔

دوسرے آپؑ نے افرادِ جماعت احمدیہ کو یہ عظیم الشان بشارت بھی دی کہ میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح جماعت کو سنبھالنے کے لئے سلسلہ خلافت کو قائم فرمائے گا جیسا کہ اُس نے آنحضرت صلعم کے وصال کے بعد خلافت کو قائم کیا تھا۔

حضورؑ فرماتے ہیں

''پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ خلافت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلعم کی وفات کو ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے ۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کر لیا جو فرمایا تھا

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِخَوْ فِهِم اَمْنًا ٥(الوصیت صفحہ 6)

حضورؑ کا مشن تکمیل اشاعت دین ہے: پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مشن تکمیل اشاعت دین ہے اور یہی امر قرآن مجید، احادیث نبویہ اور بزرگان امّت کے اقوال سے ثابت ہے۔خود آپؑ نے بھی اسی کو اپنا مقصد حیات قرار دیا ہے۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک تو جماعت کی مسلسل مالی قربانیوں کی ضرورت ہے دوسرے اس کے لئے نظامِ خلافت کی ضرورت ہے جس کے ماتحت افرادِ جماعت کی جانوں اور وطنوں کی قربانیوں کے ذریعہ اکناف عالم تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ادیان باطلہ پر اتمامِ حجّت ہو، اسلام کی آغوش میں آنے والے نومسلموں کی روحانی تربیت کی جاتی ہے۔یہ کام خلافتِ راشدہ کے نظام کے ذریعہ ہی انجام پا سکتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ازبس لازمی تھا۔

خلافت حقہ اسلامیہ جماعت احمدیہ میں جاری و ساری ہے: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق 1908ء میں حضرت مسیح موعود کے وصال کے معاً بعد جماعت کو خلافت کی عظیم نعمت سے نوازا 27 مئی 1908ء جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک تاریخی دن تھا حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیرویؓ کو خدا نے خلافت کی مسند پر متمکن فرمایا پھر 1914ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو اس بابرکت مسند خلافت پر متمکن فرمایا اس کے بعد 1965ء میں خدا تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کو خلافت کی عظیم نعمت سے نوازا اور پھر 1982ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو خدا نے اس منصب پر متمکن فرمایا۔اور 2003ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے اس عظیم منصب خلافت پر متمکن فرمایا اور اللہ کے فضل سے ہمارے پیارے امام بین الاقوامی جماعت احمدیہ جو کہ اس وقت کروڑوں میں ہیں 190 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے کی قیادت فرما رہے ہیں۔اور تکمیل اشاعت دین کے بنیادی مقصد کو زیادہ سے زیادہ پورا کیا جا رہا ہے۔اور حضور انور نے چند سالوں میں کئی ممالک کے دورے بھی کئے ہیں اور اس سال خصوصی طور کئی اہم ممالک کے صد سالہ جوبلی کے جلسوں میں بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے امین ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں نظام وصیت کا ذکر فرمایا ہے لیکن حضور انور نے یوکے جلسہ سالانہ 2004ء کے موقعہ پر اپنے بصیرت افروز خطاب میں خصوصی طور پر وصیت کے متعلق دنیا بھر کے احمدی حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ الوصیت کی روشنی میں اس طرف توجہ دلائی کہ احباب جماعت اس آسمانی اور روحانی نظام میں جلد از جلد شامل ہوں کیونکہ یہی نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ ہے اور اسی دروازے سے داخل ہو کر ہم اس پاکیزہ نظام کے ذریعہ خدا کے قرب کو پا سکتے ہیں۔فرمایا کہ اسی روحانی نظام سے ایک روحانی انقلاب آئے گا اور خدا تعالیٰ

حضرت مسیح موعودؑ کی کی گئی دعائیں ہمارے حق میں قبول کرے گا اور ہم اُن دُعاؤں کے وارث بن سکتے ہیں۔

پس یہ بات ثابت شدہ ہے کہ نظام وصیت اور نظام خلافت کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب رسالہ الوصیت میں دونوں چیزوں کا ذکر فرمایا ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس دور میں جبکہ جماعت احمدیہ خلافت راشدہ جاری ساری ہے اور ہم بعثت ثانیہ میں قدرت ثانیہ کے پانچویں دور میں سے گذر رہے ہیں اور ہمارے سامنے ایک بہت بڑا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خلیفۂ وقت کی طرف سے پیش کیا گیا ہے جس میں خدا کی عبادت کے ساتھ مالک بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے لازمی ہیں ضروری ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغ اسلام کی ہر مہم میں آگے سے آگے قدم بڑھائیں اور جو کام بھی اس وقت پیش نظر ہیں اُن میں بھر پور حصہ لیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء صدر صاحبان و مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یکم اگست 2008ء سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم صوبائی امراء مبلغین کرام کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

شرائط داخلہ (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳)۔ تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ (۴)۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵)۔ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کا غیر شادی شادہ ہونا ضروری ہے۔ (۷)۔ امیر جماعت /صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی دینی و اخلاقی حالت تسلی بخش ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو Stamp Size 30 جون 2008ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔ داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆......تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆...... قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆......امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆...... یہ کورس چار سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو۔ ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو اسلامیات، نماز، تاریخ احمدیت، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن مجید ناظرہ۔

خط و کتابت کیلئے پتہ

Principal, Jamiatul Mubashreen
Guest House Civil Line,
Qadian-143516 Distt: Gurdaspur
(Punjab)
Contact: 941795166, (O)
01872-222474

وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھٰذا کو مطلع کریں۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت: 17237 میں محمد اقبال کنڈری ولد مکرم سید علی صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ رائچر تی Raiparty ضلع ورنگل صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں ذاتی منقولہ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ 3984 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد عمر	محمد اقبال کنڈوری	محمد انور احمد

وصیت: 17238 میں محمد عمر معلم ولد محمد یعقوب علی صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ رائے پرتی ضلع ورنگل صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیدا نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/3670 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد اقبال کنڈوری	محمد عمر	محمد انور احمد[

وصیت: 17239 میں سیدہ بشریٰ افتخار زوجہ مکرم سید افتخار حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن جڑ چرلہ ڈاکخانہ جڑ چرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/2500 کے عوض ایک قطعہ زمین 8 مرلہ قادیان میں 1/2 حصہ ہے زیور طلائی سیٹ 3 عدد۔ وزن 105.000 گرام زیور طلائی چوڑیاں 2 عدد۔ وزن 21.000 گرام زیور طلائی چین ایک عدد (2 تولے) 20.000 گرام زیور طلائی ہار ایک عدد۔ وزن 30.000 گرام زیور انگوٹھیاں 3 عدد۔ وزن 12.000 گرام کل وزن 188.000 ۔22 کیریٹ قیمت اندازاً۔۔۔۔ زیور نقرئی 15 تولے قیمت اندازاً -/1500 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/1000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
سید افتخار حسین	سید بشریٰ افتخار	سید ارشد حسین

وصیت: 17240 میں مہر النساء بیگم زوجہ مکرم محمد سراج الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کنچن باغ ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱)۔ایک طلائی انگوٹھی وزن 5.000 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً -/4000 روپئے (۲)۔زیور نقرئی 10 تولے جسکی قیمت اندازاً -/1500 روپئے میرا گذارہ آمد از خوردونوش ماہانہ -/1000 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد سراج الدین	مہرالنساء بیگم	محمد انوار احمد

وصیت: 17241 میں سیدہ ساجدہ ارشد زوجہ مکرم سید ارشد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کاچیگوڑہ ڈاکخانہ چیگوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19-07-2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱)۔حق مہر -/35000 بزمہ خاوند (۲) زیور طلائی سیٹ ایک عدد وزن 000-50 گرام (۳) چندن ہار ایک عدد وزن 000-50 گرام (۴) نکلس ایک عدد وزن 000-10 گرام (۵) طلائی کڑے 2 عدد وزن 000-20 گرام (۶) ہار ایک عدد وزن 000-20 گرام (۷) انگوٹھیاں 3 عدد وزن 500-7 گرام (۸) ایک سیٹ چھوٹا وزن 000-10 گرام۔کل وزن 500-167 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً -\1,34,180 روپئے۔زیور، نقرئی، پازیب 2 جوڑی 15 تولے قیمت اندازاً -\1500 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\1000 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
سید ارشد حسین	سیدہ ساجدہ ارشد	سید افتخار حسین

وصیت: 17242 میں غلام عاصم الدین انسپکٹر تحریک جدید ولد مکرم غلام حمید الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندرآئن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-07-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔والدین حیات ہیں ذاتی منقولہ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
غلام حمید الدین	غلام عاصم الدین	محمد انعام غوری

وصیت: 17243 میں امۃ القدوس زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-07-2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر -/9000 وصول ہوکر خرچ ہو چکا ہے۔(۱) زیور طلائی انگوٹھیاں تین عدد 8.500 گرام قیمت اندازاً 00-6970 روپئے (۲) زیور طلائی بالیاں 2 جوڑی 9.000 گرام قیمت اندازاً 00-7380 روپئے (۳) چین معہ پدک ایک عدد 24.440 گرام قیمت اندازاً 20,040 کل وزن 41.940 گرام نقرئی زیور 8.5 تولہ (85 گرام) قیمت اندازاً -\9,00 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -\300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی

ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
مظفر احمد	امۃ القدوس	محمد انور احمد

وصیت: 17244 میں ایم .اے عبدالعزیز سرور ولد مکرم ایم .اے عبدالحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدہ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/3000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
ظفر احمد منظور	ایم .اے عبدالعزیز	مجاہد احمد

وصیت: 17245 میں انور احمد غوری ولد مکرم منور احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں الحمد للہ۔ ذاتی ایک پلاٹ 345 مربع گز نمبر بمقام سری متراتر کہ الجہال ضلع رنگاریڈی۔ جسکی قیمت اندازاً 50,000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/7,000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
تنویر احمد	انور احمد غوری	محمد مبشر احمد

وصیت: 17246 میں طاہر احمد صدیقی ولد مکرم منیر احمد صدیقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ دکانداری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2007-07-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت جو بھی جائیداد ہے وہ میری والدہ کی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بحیات ہیں اور جائیداد کی مالک ہیں اور بعد شرعی حصہ ملنے کے خاکسار اس کا حصہ جائیداد 1\10 انشاء اللہ ادا کرے گا۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/25,00 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
فاروق احمد گنائی	طاہر احمد صدیقی	انور احمد غوری

وصیت: 17247 میں محمد معراج احمد ولد مکرم محمد سراج الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کنچن باغ ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی

ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26-07-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔والدین حیات ہیں۔ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/3,000 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد سراج الدین	محمد معراج احمد	محمد انور احمد

وصیت:17248 میں طلعت سلطانہ زوجہ مکرم غلام عاصم الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندرآئن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-07-2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) حق مہر 20,000 بیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔(۲) زیورطلائی ایک سیٹ وزن 4.5 تولہ۔(۳) طلائی کڑے وزن 2.5 تولہ۔(۴) دوعدد چین طلائی وزن 12 گرام۔(۵) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزن 2 گرام۔(۶) بالی دو جوڑی 5 گرام۔کل وزن طلائی زیور 89 گرام جملہ زیور 22 کیرٹ قیمت اندازاً -/65000 روپے۔میرا گذارہ آمداز خوردونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد انور	طلعت سلطانہ	غلام عاصم الدین

وصیت:17249 میں محمد سہیل احمد ولد مکرم محمد منیر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ بابا نگر ڈاکخانہ چندرآئن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11-07-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/200 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد منصور احمد	محمد سہیل احمد	محمد انور احمد

وصیت:17250 میں فرید احمد غوری ولد مکرم حمید احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما ڈاکخانہ چندرآئن گٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11-07-2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمداز جائیداد، ملازمت، تجارت، خوردونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/1600 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد/الامتہ	گواہ شد
محمد منصور احمد	فرید احمد غوری	محمد انور احمد

He was bold and courageous.

His elder brother, Maulvi Sultan Ahmad, had established a printing press in Lahore. Thus he often visited Lahore and learned a lot from his elder brother. When he fell ill, his brother brought him to Lahore. He remained under the medical treatment of Hakeem Ghulam Dastgir, and gradually recovered.

He was greatly influenced by the fame of Hakeem Ghulam Dastgir. This generated an interest in medicine. His elder brother considered it appropriate for him to acquire knowledge of Persian as a first step towards learning medicine. Maulana Hakeem Noor-ud-Deen (ra) offered himself as a pupil to the famous Persian scholar, Munshi Muhammad Qasim Kashmiri; He acquired a good knowledge of Persian.

Meanwhile, he also tried his hand at calligraphy, He took lessons from a famous calligrapher, Mirza Imam Veervi, He did not show much interest in calligraphy, yet his style of writing was nice and neat, Both of these teachers were from the Shia School of Thought. He acquired information about the Shia School of Thought from them. It is stated in Hayat-i-Noor by Sheikh Abdul Qadir:

Other Activates

He learned only one outdoor sport and it was swimming. With reference to it, he says in Miraqatul Yaqee: I never played any sport but swimming. On occasions, I swam in great and glorious rivers. His competency in swimming is stated in Miraqatul Yaqeen:

Maulana Hakeem Noor-ud-Deen ra writes about himself:

In my youth, I used to cross the Jehlum River, when it over flowed to the brim of its banks. In addition to this, he was fond of riding."

(Taken from Ahmadiyya Gazette USA)

ruled by Abu Zaffar Siraj-ud-Den Bahadur Shah. There was a kingdom of Qachari dynasty in Parsia and Turkey was being ruled by Sultan Abdul Hameed. The British East India Company was Engaged in trying to conquer Afghanistan after the occupation of India (Tarikh-e-Ahmadiyyat v.3, P.16)

Childhood and Education

Maulana Hakeem Noor-ud-Deen ra was brilliant and intelligent from his early childhood. Firstly, He had a remarkable memory and secondly, he was born in a very cultured family. Both of these elements influenced and polished his early education. His early education took place in the lap of this mother. He taught the Holy Quran some Punjabi books of Fiqah and Islamic Jurisprudence from his mother. He also learned a part of the Holy Quran from his father.

After the preliminary education at home, he was admitted to school. Mian Ghulam Haider Bhanna, Haji Karim Baksh and his son, Sharf-ud-Din, taught him. The numbers of students admitted in his school were limited and the teachers gave individual attention to every student. The atmosphere of the school was neat, clean and pious. This was an Islamic school and the teachers were also Muslims.

His punctuality was the product of this timely offering of prayers. His love for studies led him to the collecting of books. With reference to his books in of Miraqatul Yaqee, he says:"I had a fascination for the collection of books. When I was child I used to collect books of fine and beautiful covers. When I entered an age of under standing, I used to select books with a great deal of care."

From his childhood, he acquired extraordinary powers of reasoning.

horses. He was a very rich man but also a man of courage and regal character. He loved his children immensely especially the youngest one, Maulana Hakeem Noor-ud-Deen (ra), and spent a lot of money on him. He normally had his household effects purchased from Lahore. He cared as much for the intellectual nourishment of his children as he did for their good health. He paid immense attention to provide good education to his children. Maulana Hakeem Noor-ud-Deen (ra) related that his father paid a lot of attention towards the educational needs of his children. Madan Chand was a Hindu scholar, He was a leper. People provided an out house to him. My father sent my elder brother to him for his education. People reasoned. "He is a hand some child, why are you putting his life at risk?" My father said, "if my son be comes a scholar like Madan Chand. I don't mind if he becomes a leper."

Another event of Maulana Hakeem Noor-ud-Deen (ra) about his father's love for learning is mentioned in Mirqatul Yaqeen: May God shower his mercy upon my father. He advised me when I was going abroad. Keep yourself absorbed in learning so much that even if you have to go to far flung areas, go and get it. Don't be worried about us, and don't mention it to your mother.""

Birth

He was born in about 1258 Hijra or 1841 A.D in Bhera City. Hadhrat Muhammad Zafrullah Khan (ra) in his book, Hadhrat Maulvi Nooru-ud-Deen Khalifatul Masih I (ra) writes in this context:

Hdhrat Maulana Nooru-ud-Deen was born at Bhera, in the District Shahpur, Punjab, in 1841. He was the youngest of seven brothers and two sisters. This was the time that Sikh Rajah Sher Singh ruled the Punjab, and Delhi's Kingdom was

"Once a merchant from Bombay, Maulvi Abdullah came to Bhera with hundreds of copies of the Holy Quran. His father, Hafiz Ghulam Rasool, immediately bought all copies of the Holy Quran by paying to him thirty Thousand rupees, which gave an immense boost to Abdullah's business. This shows his father's immense love and dedication to the spreading of Quran and its teaching it is for this purpose that he bought all the copies If the Holy Quran, worth thousands of rupees to distribute them in far-flung areas. His father wished that all Muslims should learn the message of the Holy Quran and come to know of its miracles and Divine attributes.

The second event, which shows his father's attachment to the Holy book is when on the occasion of the wedding of his elder daughter (elder sister of Noor-ud-Deen (ra), Hafiz Ghulam Rasool Sahib put the Holy Book above all the articles of her dowry. In the book, Miraqatul Yaqeen, it is narrated: "From our side, it is the greatest gift of all. The paper of this Holy Quran was of silk with gold work. Maulvi Noor-ud-deen of Jalalpur Jattan calligraphed the copy of Holy Quran for one hundred rupees. The expenses on lining, color, scheme, gold watering etc. were extra. "

These two events truly reflect his father's love for the Holy Book, and his love for the propagation of the Quranic teachings. His father Hafiz Ghulam Rasool was also a good horseman. He had an eye for good

saints and scholars of high repute. Kings, Sufis, Qadhis and martyrs were all among his ancestors who once enjoyed an important place in Yaghistan. The family members of his tribe are still known as princes. In Bhera (his birth place), his family was accorded a high degree of respect from the beginning.

Maulana Hakeem Noor-ud-Deen ra writes about him self:

Although I belong to a noble family, this humble self is Qureshi Farooqi. My family tree belongs to Hadhrat Umar (ra) and then to Hadhrat Shoiaib (as). My ancestors migrated from Kabul to Peshawar and then moved to Lahore, Kasur, and then to Kathewal in Bahwalpur region.Qadhi Abdur Rahman Shatir Madarasi and Babu Naranji of Yaghistan were notable dignitaries. The Father of a great saint, Hadhrat Freed Ganj Shakar of Pakpattan (Punjab), and my forefather, were real brothers. In short, Bhera was the final abode of my family. There is a famous street of siddiquee Qureshi in the town." (Al-Hakam, December 14, 1912)

Father

The name of the father of Maulana Hakeem Noorudeen(ra) was Hafiz Ghulam Rasool. He was of the Sunni faith and belonged to the Hanafite School of Thought, and had a link to Chishitya. In accordance with the family traditions, he had immense love for the Holy Quran. The teaching of the Holy Quran and its propagation was his choicest hobby.

A few events are related to give a brief idea as to how dearly his father loved the Holy Book of God. Maulana Hakeem Noor-ud-Deen relates these events in his autobiography Mirqatul Yaqeen fi Hayat-i-Noor-ud-Deen, in which he himself dictated all events of his life. It was compiled and edited by Akbar Khan Najeeb Abadi:

evident that he was descendant of Hadhrat Umar (ra). Among his Ancestors,many were saints. His father's name was Hafiz Ghulam Rasool. He was resident of Bhera, district Shah Pur. His mother was from the Awaan family, her name was Noor Bakht. She was the daughter of Mian Qadir Baksh of Kahana."

Mian Fazal-ur-Rahman Bismil Ghaffari writes in his book, History of Ahmadiyyat in Bhera:

He was a descendant of Hadhrat Umar (ra) in the thirty fifth generation. His father's name was Hafiz Ghulam Rasool."

Hadhrat Muhammad Zaffrullah Khan r(a) in his book Hadhrat Maulavi Noor-ud-Deen Khalifatul Masih I writes about him:

Hadhrat Maulavi Noor-UD-DEEN (ra) was born at Bhera, in the district of Shahpur, Punjab, in 1841. He was thirty fourth in direct male lineal descendant of Hadhrat Umar ra, the second successor to the Holy Prophet of Islam saw. He was thus a Qureshi and Hashmi Farooqi His mother noor Bakht was an A'waan from another village, a few miles from Bhera. "

The forebearers of Maulana Noor-ud-deen (ra), on migration from Mediana settled down in Balakh and became rulers of Kabul and Ghazni. During the attack of Genghis Kha, his ancestors migrated from Kabul and first settled near Multan and then finally at Bhera.

Among his forefathers were a number of saints who taught Islam and claimed a proud privilege of heading a chain OF Decendent who had memorised The Holy Quran by heart. His earlier eleven generations shared this distinction. His ancestors had a great love and fascination for the Holy Quran.

Among the ancestors of Maulana Hakeem Noorudeen r(a), there were

ALHAJ HAKEEM NOOR-UD-DEEN

Khalifatul Mashih I

Family Account

Alhaj Maulana Hakeem Noor-ud-Deen's (ra) family came from the cream of gentry and nobility. The name of his father was Hafiz Ghulam Rasool and his mother's name was Noor Bakht. His family tree from his father's side after 34 stages reaches back to the second Caliph of the Holy Prophet, Farooq i-Azam, Hadhrat Umar (ra)

In addition to his paternal heritage, his maternal heritage, his maternal heritage reached to a high degree of dignity. His mother belonged to the A'waan family, who are declared by historians as descendants of Hadhrat Ali (ra). This makes him a Farooqi as well as an Alvi.

Munshi Muhammad Din Fauq has written in his book, History of Peoples of Poonch that the A'waan people are related to Hadhrat Ali ra. The Awaan people and their different clans and writers unanimously agree that they are the descendants of the son of Hadhrat Ali ra, Abbas Alamdar, who was martyred in the tragedy of Karbala. His sons, Abdullah and Ubaidullah, died in 120 A.H. during the time of the Umayyad Khalifah Hisham bin Abdul Malik, and were buried in the holy city of Medina. The family tree of the A'waan meets in the seventh generation to Awaan bin Qasim Laila. As the A'waan were in the family tree with Hadhrat Abbas Alamdar, they were also abbasides, and as Hadhrat Abbas was the son of Hadhrat Ali (ra), they were also called Alvi.

The Author of the book Hayat-i-Noor, Maulana Abdul Qadir (formerly Sodagar Mal) writes:

From the family tree of Maulana Hakeem Noorud-Deen (ra), it is

مقام ظہور قدرتِ ثانیہ کی یادگار کا ایک منظر

27 مئی 2008ء کے موقع پر قادیان میں چراغاں کا ایک منظر

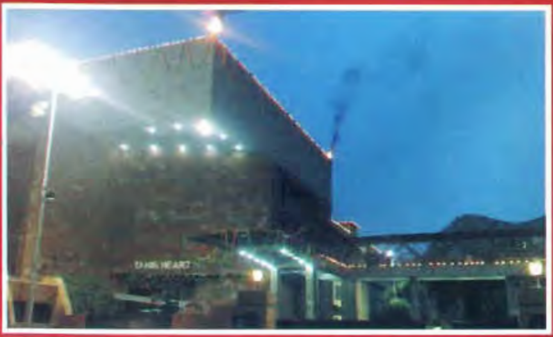

27 مئی 2008ء کے موقع پر ربوہ میں چراغاں کا ایک منظر

مقامِ ظہور قدرت ثانیہ پر 27 مئی 2008ء کو درویشان کرام حضور انور کا خطاب سنتے ہوئے

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک کے ہمراہ

مکرم فاتح احمد صاحب ڈاہری کو صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت ہندی رسالہ ''راہِ ایمان'' کا
خلافت جوبلی شمارہ پیش کرتے ہوئے

احمدیہ خلافت جوبلی کی مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے سرکل لدھیانہ کے برنالہ گاؤں
میں لگائے گئے مفت طبی کیمپ میں مکرم ڈاکٹر طارق صاحب مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے

سرکل لدھیانہ میں لگائے گئے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا ایک منظر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol: 28 May - June 2008 Issue No. 5-6

Monthly

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-222900 Fax: 220139 Rs. 10/-

Manager: Mohammad Nooruddin

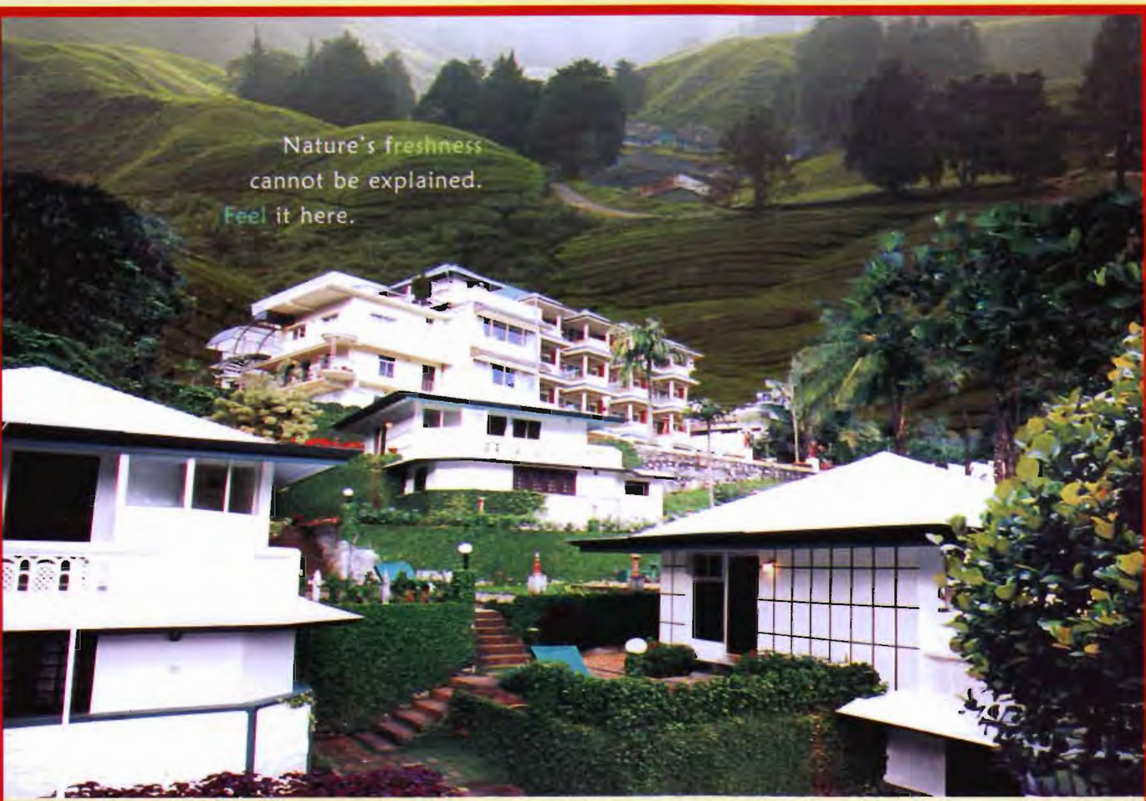

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com